رجسٹرڈ ایل نمبر

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ

انی اذی القریہ

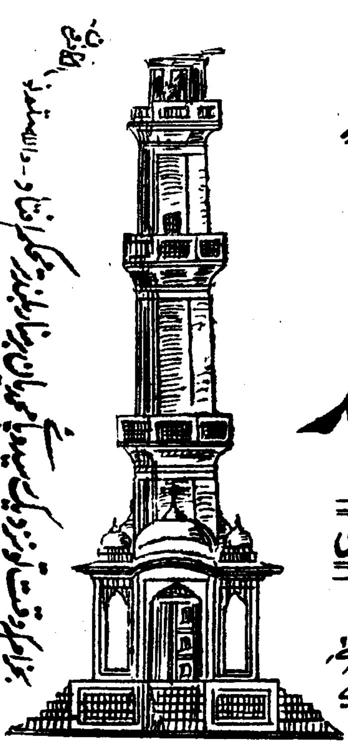

الحکم

چہ گویم بانو گرانی جہاد در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

(۱) عوام سے صہ، (۲) خواص و سعادتین سے عنلہ (۳) ہندوستان سے باہر نے، (۴) غیر مذاہب والون سے ـــ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون سے عـ

نمبر ۲۸ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۰-اگست ۱۹۰۵ء ۸ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ | جلد

فہرست مضامین

(۱) ۱۴-۳۱ اگست تک خاص رعایت
" کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام } صفحہ
" حکیم الامۃ کی سرکلر لیٹر
(۲) دربار شام - یکم ۳ و ۵ - اگست ۱۹۰۵ء - صـ۲ و ۳
(۳) حضرت حکیم الامۃ کی اہلیہ کلان کا انتقال - صـ۴
(۴) قصیدہ در نظم - صـ۵
(۵) خدا آسمان و زمین کا نور ہے صـ۶ و ۷
(۶) وفائے عہد - "
(۷) پیسہ اخبار کا مقدمہ صـ۸ و ۹
(۸) کیا اسلام کے لئے تنزل لازمی ہے - صـ۱۰
(۹) دربار شام ۸ - اگست ۱۹۰۵ء صـ۱۱
(۱۰) خبرون کا گلدستہ - فہرست مبایعین صـ۱۲
(۱۱) اشتہارات صـ۱۲ و ۱۳ و ۱۴

۱۴-۳۱ اگست ۱۹۰۵ء تک خاص رعایت

کارخانہ الحکم کی بعض جدید الطبع کتابون کے لئے جگہ نکالنے کے واسطے ۱۴-۳۱ اگست ۱۹۰۵ء تک مندرجہ ذیل کتابون مین خاص رعایت کیجاتی ہے یاد رکھئے ۳۱-اگست ۱۹۰۵ء کے بعد یہ رعایت جاری نرہیگی- اس اثنا مین خصوصاً گذشتہ سالون کے بعض فائل خرید نے مین آپ کو بہت بڑا فائدہ رہیگا کیونکہ گذشتہ سالون کے فائل ہمیشہ دوچند قیمت پر دئے جاتے ہین -

سنہ ۱۹۰۳ء کا فائل الحکم صہ، صرف پچاس درخواستونکی تعمیل ہوگی-
سنہ ۱۹۰۴ء " صہ، "
ازالہ اوہام ہر دو جلد عصہ، "
آسمانی فیصلہ ۲ر
مسلمانون کا خدا اور اُسکے حضور دعا ۔ر
رد شیعہ و خط نسخ ۔ر
حضرت اقدس کی پرانی تحریرین ۱ر صرف ۲۵ درخواستونکی تعمیل ہوگی
ست بچن و آریہ دہرم ۱۰ر
تفسیر سورہ بقرہ ۱۰ر صرف سو درخواستونکی تعمیل ہوگی
وحدت وجود پر خط اور تقریر بر نماز ۱ر
برہان الحق ۲ر
النصح ۱ر
سلک مروارید حصہ اوّل ۳ر صرف دو درخواستونکی تعمیل ہوگی-
اصلاح النظر ۲ر صرف ۲۰ درخوستون کی تعمیل ہوگی-
الانذار ۲ر صرف ۸ درخواستون " "
رپورٹ جلسہ سالانہ ۸ر صرف ۵۰ درخواستونکی تعمیل ہوگی-
اربعین ہر چہار نمبر ۳ر

تمام

درخواستونکی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی اور تمام درخواستین دفتر الحکم کے نام آنی چاہئیں

کُلُّ مَنۡ عَلَیۡهَا فَانٍ وَّیَبۡقٰی وَجۡهُ رَبِّکَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِکۡرَامِ

۱۲-اگست ۱۹۰۵ء کو قبل دوپہر حضرت حکیم الامۃ کا دوسرا بچہ عبد القیوم (جو بہت دیر سے بیمار چلا آتا تھا) آخر فوت ہوگیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ - مرحوم ۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوا تھا اور ۱۲-اگست ۱۹۰۵ء کو اس کی عمر ۱-دن کم دو سال کی تہی - حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جنازہ کے ہمراہ تھے لیکن سر درد کی وجہ سے حضرت حکیم الامۃ ہی کو جنازہ پڑہانے کا حکم دیا - عبد القیوم کو قبر مین رکہنے سے پہلے حکیم الامۃ نے اسکا کفن کہولا - اسکے منہ کو بوسہ دیا اور چند قطرہ آنسوؤن کے انکی آنکہ سے نکلے - دفن کرکے واپس آتے ہوئے ٹہیر کر فرمایا - مینے عبد القیوم کا منہ کیون کہولا؟ اس کی ایک وجہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بچہ ابراہیم جب فوت ہوگیا تو آپ نے اسکا کفن کہول کر اسکے منہ کو چوما اور اللہ تعالیٰ کی مدح کی کہ ہم تیرے ہر ایک فعل سے خوش ہین - البتہ چندروزہ جدائی کا رنج ہے اسپر آپ کے آنسو نکل آئے تھے مینے اس سنت کو پورا کیا ہے - خدا تعالےٰ کے ہر ایک فعل پر بحمد اللہ مین بہی خوش ہون یہ اسکا فضل ہے اولاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پورا کرنے والی ہو یہہ میرے لئے خوشی کا باعث ہے اس قدر بیان کرنے پر حکیم الامۃ پر رقت طاری ہوگئی اور صرف یہ کہکر کہ "یہہ باعث تہا" چلدئے -

مین اگلی اشاعت مین انشاء اللہ ایک نوٹ لکہونگا فی الحال اسی پر اسکو ختم کرتا ہون کہ اللہ تعالےٰ مرحوم عبد القیوم کو ہمارے لئے اجر - فرط - اور شافع بنائے اور حضرت حکیم الامۃ کو نعم البدل دے آمین -

حکیم الامۃ کی سرکلر لیٹر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احباب و برادران و عزیزان - آپ لوگون مین سے بہت سارے ہین - جنہون نے مجہے تعزیت کے خطوط لکہے اور مین سچ کہتا ہون ان کی تحریر نے مجہہ پر خصوصیت سے محبت بڑہانے کا اثر کیا ہے - فجزاہم اللہ احسن الجزاء - اب مین سب کا جواب دون اور ان کا شکریہ کرتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء لکہون - تو کم سے کم پیسے لیکر نصف آنہ خرچ ہوتا ہے اور آپ لوگون پر ضروری اخراجات کا آگے بوجہہ ہے ہان اگر انکا واقعی علم ہوتا کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا - تو آپ کو بوجہہ ہی معلوم نہوتا اور بہت ہین جنکو بوجہہ معلوم ہوتا مگر یہی خرچ اگر ایک جگہ جمع ہوجاتا - تو ایک بڑا دینی کام نکلتا - اب آج میرا چہوٹا بچہ عبد القیوم فوت ہوگیا ہے مجہے ڈر لگتا ہے کہ آپکی تعزیت کے خطوط پہر پہونچین - اسلئے میری درخواست ہے کہ بجائے اسکے آپ صاحبان ایسے خرچون کو دینی کامون مین دو یہہ میرا دلی جوش ہے - اور مجہے ڈر ہے - کہ یہ کہین اسراف مین داخل نہو - اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے فراست عطا فرمائے - وان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

نوٹ - اخبار کے دیر شائع ہونیکی وجہ سے یہ خبر اسی اشاعت مین درج ہوئی ایڈیٹر -

دربار شام

یکم اگست ۱۹۰۵ء

سردوعہ ضلع ہوشیارپور سے آئے ہوئے دو بہائی داخل بیعت ہوئے۔

فرمایا بیعت مین داخل ہونے والون کے اسماء کو باقاعدہ لکہا جاوے اگر یہہ سب نام لکہے جائین تو ان مشکلات کا سامنا نہو جو بعض وقت پیش آتی ہین۔

ایڈیٹر۔ اس سے اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ منشاء ہے کہ ہر شخص کو جو بیعت مین داخل ہوتا ہے ضرور چاہیئے کہ وہ سلسلہ عالیہ کی ضروریات کے لیئے چندہ مین شریک ہو۔ قطع نظر اس کے کہ وہ رقم چندہ کی قلیل ہے یا کثیر۔

۲۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا ذکر ہوا۔ جو انہون نے منشی حسین بخش صاحب تحصیلدار پنڈی گھیپ حال رخصتی قادیان کے نام لکہا ہے۔

فرمایا معلوم نہین وہ کونسی بدی تہی جسنے اسکو اس سلسلہ کی شناخت سے محروم رکہا۔ تاہم جب تک وہ زندہ ہے ہم اس پیشگوئی کی کوئی تاویل نہین کرتے جو اس کے متعلق ہے کہ وہ آخر رجوع کریگا۔

مین جانتا ہون کہ اوایل مین وہ بڑا اخلاص ظاہر کیا کرتا تہا بٹالہ کے سٹیشن پر خود اس نے حامد علی سے لوٹا لیکر مجہے دضو کرایا اور جب مین اٹہتا تو میرا جوتا اٹہا کر آگے رکہہ دیتا تہا۔

اس مین دوسرے مولویون کی نسبت ایک بات تو ہے وہ یہہ کہ جب یہہ کسی بات کو مان لے تو دلیری کے ساتہہ اسکا اعلان کر سکتا ہے۔

۳۔ فرمایا مین حیران ہون میرا معاملہ تو بالکل صاف تہا۔ تین باتین تہین ان لوگون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ بہی تسلیم کرلیا۔ اور امت کے مثل یہود ہوجانے کا بہی اقرار کرلیا۔ اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل بہی تسلیم کیا ان ساری باتون کو تو مثیل کے طور پر مانا لیکن مسیح کے متعلق یہ کہتے ہین کہ وہی آئیگا۔ یہہ کس طرح ہوسکتا ہے؟

یہہ تو ایسی مثال ہے کہ جیسے دو بہائی ہین جب انمین کوئی تقسیم ہو تو ہر ایک قسم کی چیزین انہین دیجاتی ہین جب کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مین یہودیون کے مثیل مانتے ہین تو اس مین کیون موت پڑتی ہے کہ ایک مسیح بہی تسلیم کرین۔

۴۔ فرمایا مین دیکہتا ہون براہین مین میرا نام اصحاب کہف بہی رکہا ہے۔ اس مین یہ سر ہے کہ جیسے وہ مخفی تہے اسی طرح پر تیرہ سو برس سے یہہ راز مخفی رہا اور کسی پر نہ کہلا۔ اور ساتہہ ہی رحیم کا لفظ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود مخفی ہونے کے اس کے ساتہہ ایک کتبہ بہی ہے اور وہ کتبہ یہی ہے کہ تمام نبی اسکے متعلق پیشگوئی کرتے چلے آئے ہین۔

دربار شام

۳۔ اگست ۱۹۰۵ء

شام کی نادیکی قلم بند کرنے کی اجازت ندیتی تہی اسلیئے مینے خداداد قوت حافظہ کی مدد سے اپنے الفاظ مین اس روئیداد کو لکہا ہے جو بزرگ اس اجلاس مین موجود تہے وہ اسے پڑہ کر انشاء اللہ سمجہہ لین گے کہ مین اسکے لکہنے مین بہت بڑی حد تک کامیاب ہوا ہون والحمد للہ علےٰ ذالک۔

ایڈیٹر

سلسلہ کلام اس امر سے شروع ہوا کہ تمام نبیون اور راستبازون کے کلام مین عجز وانکسار کے الفاظ اور اپنی کمزوری کا اظہار پایا جاتا ہے اسپر اعتراض نہین کرنا چاہیئے۔ حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اشتہار متعلقہ زلزلہ مین اس قسم کے الفاظ استعمال کیئے ہین اسپر مولوی محمد حسین بٹالوی نے اعتراض کیا ہے۔ اعلےٰ حضرت نے میرے معزز بہائی مفتی محمد صادق صاحب کو غالباً بائبل مین ایسے مقامات دیکہنے کے لئے ارشاد فرمایا تہا۔ اس کا ذکر مفتی صاحب نے کیا جسپر اعلےٰ حضرت نے فرمایا۔

اس قسم کے الفاظ تمام نبیون کی کتابون مین پائی جاتے ہین چونکہ ان کی معرفت بہت بڑہی ہوئی ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جبروت کے مقام کو شناخت کرتے ہین اسلیئے نہایت انکسار اور عاجزی کا اظہار کرتے ہین۔ نادان جنکو اس مقام کی خبر نہین ہے وہ اسپر اعتراض کرتے ہین حالانکہ یہہ انکی کمال معرفت کا نشان ہوتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا آیا ہے اس مین صاف فرمایا ہے تو استغفار کر۔ اس سے کیا مراد ہے؟ اس سے یہی مراد ہے کہ تبلیغ کا جو عظیم الشان کام تیرے سپرد تہا دقائق تبلیغ کا پورا پورا علم تو اللہ تعالےٰ ہی کو ہے اسلیئے اگر اس مین کوئی کمی رہی ہو تو اللہ تعالےٰ اسے معاف کردے۔ یہہ استغفار تو نبیون اور راستبازون کی جان بخش اور عزیز چیز ہے۔ اب اسپر نادان اور کوتاہ اندیش عیسائی اعتراض کرتے ہین جہان استغفار کا لفظ انہون نے سن لیا جہٹ اعتراض کردیا۔ حالانکہ اپنے گہر مین دیکہین تو مسیح کہتا ہے کہ مجہے نیک مت کہہ۔ اس کی تاویل عیسائی یہ کرتے ہین کہ مسیح کا منشاء یہ تہا کہ مجہے خدا کہے۔ یہہ کیسے تعجب کی بات ہے کیا مسیح کو انکی والدہ مریم یا ان کے بہائی خدا کہتے تہے جو وہ یہی آرزو اس شخص سے رکہتے تہے کہ وہ بہی خدا کہے۔ انہون نے یہ لفظ تو اپنے عزیزون اور شاگردون سے بہی نہین سنا تہا وہ بہی استاد استاد ہی کہا کرتے تہے پہر یہ آرزو اس غریب سے کیونکر انکو ہوئی۔ کیا وہ خوش ہوتے تہے کہ کوئی انہین خدا کہے یہہ بالکل غلط ہے انکو نہ کسی نے استاد کہا اور نہ انہون نے کہلوایا پہر ایک اور توجیہ کرتے ہین کہ دراصل وہ شخص منافق تہا۔ اسلیئے حضرت مسیح گویا خفا ہوئے کہ تو نیک کیون کہتا ہے کیونکہ تو مجہے نیک نہین جانتا۔ یہہ بہی بالکل غلط بات ہے کہان سے معلوم ہوا کہ وہ منافق تہا۔

غرض اصل بات یہی ہے کہ خدا کے برگزیدہ بندے اپنی عبودیت کا اعتراف کرتے رہتے ہین۔ اور دعاؤن مین لگے رہتے ہین احمق ان باتون کو عیب سمجہتے ہین۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤن کو دیکہا جاوے تو پہر ایسے احمق اعتراض کرنے والے تو خدا جانے کیا کیا کہین جیسے اللھم باعد بینی وبین خطای کما باعدت بین المشرق والمغرب۔

(ایک مخلص نے پہاڑ پر جانیکے لئے اجازت چاہی اسکے متعلق تذکرہ آنے پر فرمایا۔)

اللہ تعالےٰ کے وعدے بالکل سچے ہین جبکہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کوئی عذاب شدید آنیوالا ہے تو اسکا کوئی وقت تو ہمین معلوم نہین ہے اس لئے بڑی احتیاط کرنی چاہیئے۔ پہاڑون پر کیا ہے ہم تو گرمیان یہان ہی بسر کرتے ہین کوئی ایسی تکلیف نہین ہوتی بلکہ مین ایک مرتبہ ڈلہوزی گیا کسی مقدمہ کی تقریب تہی۔ جب مین وہان پہونچا تو خلاف عادت دیکہا نہ گرمی ہے نہ پسینا آتا ہے بارش ہوتی ہے اور بادل گہرون مین اندر گہس آئے۔ ہر وقت اندر بیٹہے رہنا نہ چلنے پہرنے کے لئے موقع ملے اگر ہر روز جائے نہ بیٹہین تو اسہال آجائین ایک دو دن مین نے گذارے پہر سخت تکلیف محسوس ہونے لگی۔ اور مین جب تک پٹہانکوٹ نہ پہونچ گیا طبیعت مین نشاط اور انشراح پیدا نہ ہوا۔ انکو لکہدو کہ وہ یہان آجائین اگر بارش ہوتی رہی۔ تو یہان بہی موسم اچہا ہے اور ۱۵۔ ستمبر تک تو امید ہے موسم مین بڑی تبدیلی ہوجائیگی۔ فرمایا مین دیکہتا ہون کہ گرمیون کو بہی روحانی ترقی کے ساتہہ خاص مناسبت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہو کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مکہ جیسے شہر مین پیدا کیا اور پہر آپ ان گرمیون مین تنہا غار حرا مین جا کر اللہ تعالےٰ کی عبادت کیا کرتے تہے وہ کیسا عجیب زمانہ ہوگا آپ ہی ایک پانی کا مشکیزہ اٹہا کرلے جایا کرتے ہونگے۔

(اللہ! اللہ! کیسا پر لطف نظارہ ہوگا ایڈیٹر)

اصل بات یہہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کے ساتہہ انس اور ذوق پیدا ہوجاتا ہے تو پہر دنیا اور اہل دنیا سے ایک نفرت اور کراہت پیدا ہوجاتی ہے۔ بالطبع تنہائی اور خلوت پسند آتی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی حالت تہی اللہ تعالےٰ کی محبت مین آپ اسقدر فنا ہو چکے تہے کہ آپ اس تنہائی مین ہی پوری لذت اور ذوق پاتے تہے۔ ایسی جگہ مین جہان کوئی آرام اور راحت کا سامان نہ تہا۔ اور جہان جاتے ہوئے بہی ڈر لگتا ہو۔ آپ وہان کئی کئی راتین تنہا گذارتے تہے۔ اس سے یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کیسے بہادر اور شجاع تہے۔ جب خدا تعالےٰ سے تعلق شدید ہو تو پہر شجاعت بہی آجاتی ہے اس لئے مومن کبہی بزدل نہین ہوتا۔ اہل دنیا بزدل ہوتے ہین انمین حقیقی شجاعت نہین ہوتی ہے۔

اس بات کو سن کر کہ خدا تعالےٰ سے جسقدر تعلقات شدید ہوتے ہین اور ایسے لوگ تنہائی اور خلوت کو پسند کرتے ہین بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ پہر ان نبیون اور رسولون کے بیوی بچے کیون ہوتے ہین وہ بازارون مین چلتے پہرتے ہین اور کہاتے پیتے ہین۔

مگر افسوس ہے کہ ایسا اعتراض کرنے والے نہین سوچتے کہ ان لوگون کی تو ایسی مثال ہے جیسے ایک شخص تو کسی کے دروازے پر بہیک مانگنے جاوے اور ایک اسکا دوست ہو۔ اور وہ محض اس سے ملنے ہی کے لیئے گیا ہو اب اگر وہ دوست اپنے دوست کے سامنے پلاؤ وغیرہ لا کر رکہدیتا ہے تو اس مین اسکا کیا قصور ہے۔ اس دوست کو تو اسکے کہانے مین لذت آتی ہے اور وہ گدا جو ہے اسکو خشک روٹی کا ٹکڑا دیدیا جاتا ہے اگر زیادہ ٹہیرے تو پہر دہکے دے کر باہر کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ معاملہ دوست سے نہین ہوتا بلکہ اس کے زیادہ قیام اور اسکے کہانے پینے سے خود اسے ایک لذت آتی ہے۔

یہی حال ان نبیون اور ماموروں کا ہوتا ہے انکے سامنے جوکچہہ آتا ہے وہ انکی نفسانی خواہشون کا نتیجہ نہین ہوتا وہ تو ساری لذت اور راحت اللہ تعالیٰ ہی کے ذکر اور شغل مین پاتے ہین اور فی الحقیقت تنہائی ہی کو پسند کرتے ہین جہان وہ اپنے محبوب سے اپنے دل کی آرزوئین اور تمنائین پیش کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ اس حالت مین کوئی انکو نہ دیکہے۔

علاوہ برین یہ تعلقات انکی تکمیل کیلئے ہوتے ہین۔ مینے بارہا بیان کیاہے کہ اخلاق کے سارے پہلو پورے نہین ہوتے ہین جب تک ہر قسم کی حالتین پیش نہ آئین - نبیون اور رسولون کے لئے شداید اور مشکلات بہی آتے ہین اور یہ مشکلات بہی انکے اخلاق کی تکمیل کے لئے ہوتی ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جیسے تمام اخلاق کا اظہار ہوا ہے کسی دوسرے کو یہہ موقع نہین ملا - مکہ معظمہ مین جب تک آپ رہے تو ہر قسم کی تکالیف اور مشکلات کا سامنا رہا جس مین آپ کے کمال صبر اور رضا بالقضا کے پہلو کا ظہور ہوا - پہر جب آپ فاتح ہوکر ایک بادشاہ کی حیثیت سے داخل ہوئے تو حالانکہ آپ ان سب کو قتل کر سکتے تہے - اور اس قتل مین حق پر بہی تہے لیکن باوجود مقدرت کے ان سب کو معاف کردیا جس سے آپ کے کمال ایثار - سخاوت - عفو اور درگذر کا ثبوت مل گیا - حضرت مسیح کو یہ موقع نصیب نہین ہوا - اور وہ ان دونون پہلوؤن کو ظاہر نہین کر سکے۔

دارالامان کا ہفتہ

۱- اعلٰے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلٰوۃ والسلام مع اہل بیت خدا کے فضل و کرم سے خیریت سے ہین اور براہین احمدیہ جلد پنجم کی تصنیف مین مصروف - براہین احمدیہ کا ضمیمہ چہپ رہا ہے۔

۲- بزرگان ملت کی صحت قوم کے لئے خوشی اور شادمانی کا باعث ہے۔

۳- عام طور پر قادیان مین خسرہ کی مرض کی شکایت ہے خدا کا شکر ہے کہ ابہی تک یہہ مہلک نہین ثابت ہوا - بارش کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

۴- مکرمی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب لگرہ سے تین ماہ کی رخصت لیکر آئے ہین + انکی طبیعت کسی قدر ناساز ہے اللہ تعالٰے اپنا فضل کرے -

۵- حضرت فاضل امروہی اور عالی جناب سیٹھہ عبدالرحمن صاحب مدراس سے غالباً آنیوالے ہین۔

۶- اگست ۱۹۰۵ء - رویا مین دیکھا کہ ایک لفافہ ہے جسمین کچھہ پیسے ہین - کچھہ پیسے اسمین سے نکل کر باہر سامنے بھی پڑے ہین - اس کے بعد الہام ہوا -

"تیرے لئے میرا نام چمکا"

ڈائری فرمایا - اس الہام سے پہلے اگرچہ خواب مین پیسے دیکھے گئے جو کسی جھگڑے یا غم پر دلالت کرتے ہین مگر وحی الٰہی کے لفظ مین دلالت کرتی ہے کہ اس کے بعد کوئی نشان ظاہر ہوگا جسکے ذریعہ سے خدا تعالٰے اپنے نام اور اپنی ہستی کو لوگون پر ظاہر کریگا۔

دربار شام ۵ اگست ۱۹۰۵ء

حضرت حجۃ اللہ کے تشریف فرما ہوتے ہی ایک حاجی صاحب وردنے پیش ہوکر بیعت کی درخواست کی جس پر اعلٰے حضرت نے فرمایا کہ ایک دو دن کے بعد کرلینا - اسکے بعد سلسلہ کلام یون شروع ہوا کہ کثرت کے ساتھہ لوگ اس سلسلہ مین داخل ہو رہے ہین - بظاہر اس کے وجوہ اور اسباب کا ہمین علم نہین ہماری طرف سے کونسے واعظ مقرر ہین؟ جو لوگون کو جاکر اس طرف بلاتے ہون - یہہ محض خدا تعالٰے کی طرف سے ایک کشش ہے - اور جب خدا تعالٰے کیطرف سے کوئی سلسلہ قایم ہوتا ہے تو اس مین ایک کشش لگی ہوئی ہوتی ہے جسکے ساتھہ لوگ کھنچے چلے آتے ہین یہی حال یہان بہی ہے کہ اسنے ایک کشش رکہدی ہے جہانتک اللہ تعالٰے اس سلسلہ کو پہونچانا چاہتا ہے اسی حد تک اس نے کشش رکہدی ہے۔

پہر ذکر آیا کہ بعض لوگ بیعت کے خطوط بہیجتے ہین تو انمین درج ہوتا ہے کہ ہمارا فلان کام ہوجاوے یا اسقدر روپیہ ملجاوے تو بیعت کرلین - اسپر فرمایا

ایسی شرایط والے ہمیشہ محروم رہتے ہین - **صدیقی فطرت** والے تو کسی نشان یا معجزہ کا طلب کرنا اپنی **ہتک شان** سمجھتے ہین - حضرت ابوبکر صدیق نے کونسے نشانات دیکھے تہے وہ جانتے تہے کہ عرب کی موجودہ حالت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ کوئی **مصلح** آوے - اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوے کیا تو آپ کے **اخلاق** اور آپ کی **راستبازی** ہی ایک عظیم الشان **معجزہ** ان کے واسطے ہوگئی اور انہون نے دعوے کے سنتے ہی قبول کرلیا - ایسے لوگون کے لئے کسی نشان کی کبہی حاجت نہین ہوئی - جو لوگ اس قسم کے شرائط پیش کرتے ہین کہ اس قدر آمدنی ہوجاوے تو ایمان لائینگے وہ گویا یہ سمجھتے ہین کہ ایمان لاکر اللہ تعالٰے پر یا اسکے رسول پر **احسان کرتے** ہین - وہ احمق نہین جانتے کہ اللہ تعالٰے کو ان کی پروا کیا ہے یہ تو اللہ تعالٰے کا احسان ہے کہ اسنے **ہدایت کی راہ** انکو بتائی اور اپنے مامور کو ہدایت کے واسطے بہیجا - یہہ اللہ تعالٰے کا صاف احسان ہے وہ الٹا خدا تعالٰے پر احسان رکہنا چاہتے ہین + قرآن شریف مین اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ نشان اللہ کے پاس ہین اور دوسری جگہ فرماتا ہے زمین و آسمان مین نشان ہین اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰے یہہ ظاہر کرتا ہے کہ یہہ لوگ کیسے بے وقوف ہین جو اتنا نہین سمجھتے کہ کیا یہ وقت کسی نبی کی ضرورت کا ہے یا نہین؟ حالت زمانہ خود اسپر شہادت دیتی ہے پہر اس سے بڑھ کر اور وہ کیا نشان چاہتے ہین؟

ہر شخص اس امر کا محتاج ہے کہ اسکا خاتمہ ایمان پر ہو اور وہ اطمینان کے ساتھہ اس دنیا سے جاوے جب اس امر کی ضرورت ہے تو یہ شرط کیسی بیہودہ اور فضول ہے کہ وہ کام ہو یا اسقدر آمدنی ہو تو بیعت کرونگا - ضرورت جو ہر وقت مد نظر ہونی چاہئے وہ تو **حسن انجام** کی ضرورت ہے -

مین دیکھتا ہون کہ یہ باتین کیون ہوتی ہین اسلئے کہ اللہ تعالٰے کی **عظمت** دلپر نہین ہے اگر اللہ تعالٰے کے **جلال و جبروت** کا دلپر اثر ہو اور اسکی ہستی پر ایمان ہو تو دل ڈر جاوے اور یہ فسق و فجور اور شرور نفسانی جن مین دنیا مبتلا ہے اس سے نجات پا جائین - اور اس کیطرف آنے مین ایسی شرطین نہ لگائین -

کیسی حیرانی کی بات ہے کیا **بیمار طبیب کے پاس جاکر اسے کچھہ نذرانہ دیتا ہے یا اس سے یہ شرط کرتا ہے کہ اگر مین اچھا ہوجاؤن تو تجھے اسقدر نذرانہ دینا؟**

جو لوگ اس قسم کی باتین کرتے ہین وہ خدا تعالٰے کیطرف آتے ہی نہین انکا مقصد اور غرض تو وہ کم بخت دنیا ہوتی ہے جسکو وہ پیش کرتے ہین - ان کے دل مین یہ سوز و گداز اور جلن نہین کہ اللہ تعالٰے کے ساتھہ تعلق ہو اور اسکی طرف دلی رجوع اور توجہ ہوجاوے اگر یہ قلق اور کرب پیدا ہو تو ایسی باتین نہ کرین - کیونکہ بیمار خواہ جسمانی ہو یا روحانی جب وہ اپنی مرض کو محسوس کرلیتا ہے تو وہ تو بے اختیار ہوکر تڑپتا پہرتا ہے - اور طبیب کے کہنے پر اسقدر ایمان لاتا ہے کہ جو کچھہ وہ دیدے اسے اپنی بہتری کے لئے کہا لیتا ہے - یہہ عجیب بات ہے کہ آنا تو **دین** کیطرف اور اسکے لئے **دنیا کی شرط** لگانا!!!

بعض لوگ اس قسم کے بہی ہوتے ہین کہ ذرا دنیا کا کوئی ابتلا پیش آجاوے تو سارا جوش ٹھنڈا ہو جاتا ہے اگر ایسے ہی لوگ **ہماری جماعت** مین داخل ہون تو ان سے کیا فائدہ اور صحابہ سے کیا مقابلہ **صحابہ کی عجیب حالت** تہی انکے بیوی بچے بہی تہے پہر بہی ہزارون خدا تعالٰے کی راہ مین مارے گئے اگر وہ دین کو دنیا پر مقدم نہ کر لیتے تو کیونکر ممکن تہا کہ وہ اپنی جانون کو مطلق خدا کی راہ مین دیدیتے - لکہا ہے کہ ایک صحابی کے ہاتھہ مین کچھہ کہجورین تہین اور وہ کہا رہا تہا اسے معلوم ہوا کہ دوسرا شہید ہوگیا ہے اسنے اپنے نفس کو سخت ملامت کی کہ میرا بہائی شہید ہوگیا ہے اور تو ابہی باقی ہے - یہہ تہی ان لوگون کی ایمانی حالت -

مین سچ سچ کہتا ہون کہ دین کے ساتھہ دنیا جمع نہین ہوسکتی ہان خدمت گار کے طور پر تو بے شک ہوسکتی ہے لیکن بطور **شریک** کے ہرگز نہین ہوسکتی +

یہہ کبہی نہین سنا گیا کہ جسکا تعلق صافی اللہ تعالٰے سے ہو وہ ٹکڑے مانگتا پہرے اللہ تعالٰے تو اسکی اولاد پر بہی رحم کرتا ہے جب یہ حالت ہے تو پہر کیون ایسی شرطین لگا کر ضدین جمع کرتے ہین **ہماری جماعت مین وہی شریک سمجھنے چاہئین جو بیعت کے موافق دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہین** جب کوئی شخص اس عہد کی رعایت رکھہ کر اللہ تعالٰے کی طرف حرکت کرتا ہے تو اللہ تعالٰی اسکو طاقت دیدیتا ہے۔

صحابہ کی حالت کو دیکھکر خوشی ہوتی ہے کہ کیسے اللہ تعالٰے نے انکو پاک صاف کردیا - حضرت عمرؓ کو دیکھو کہ آخر وہ اسلام مین آکر کیسے تبدیل ہوگئے - اسی طرح پر ہمین کیا خبر ہے کہ ہماری جماعت مین وہ کون سے لوگ ہین جنکے ایمانی قوٰی ویسے ہی نشو ونما پائینگے اللہ تعالٰے ہی عالم الغیب ہے اگر ایسے لوگ نہون جنکے قوٰی نشو ونما پاکر ایک جماعت قایم کرنے والے ہون تو پہر سلسلہ چل کیسے سکتا ہے مگر یہہ خوب یاد رکہو کہ

جس جماعت کا قدم خدا کیلئے نہین اس سے کیا فائدہ؟

خدا کے لئے قدم رکہنا امر سہل بہی ہے جبکہ خدا تعالٰے اسپر راضی ہوجاوے اور روح القدس سے اسکی تائید کرے یہہ باتین پیدا نہین ہوتی ہین جب تک اپنے نفس کی قربانی نکرے اور اسپر عمل ہو من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوىٰ فان الجنة هي المأوىٰ۔

ہی المأوٰی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہوجاتی ہے - اگر ہوائے نفس کو روک دین - صوفیون نے جو فنا وغیرہ الفاظ سے جس مقام کو تعبیر کیا ہے وہ یہی ہے کہ نہی النفس عن الہوٰی کے نیچے ہو۔

میرا جواب :- اہلحدیث لکہتا ہے کہ کرشن قادیانی نے اپنے مقرب خاص حکیم فضل دین بہیروی کو نکالدیا کیون؟ ایڈیٹر الحکم تبلا دیگا۔" میرا جواب اسکے متعلق اتنا ہی ہے لعنت اللہ علی الکاذبین کیا ایڈیٹر اہلحدیث چھاپدیگا؟ -

حکیم الامتہ کی اہلیہ کلان کا انتقال

مینے الحکم کی گذشتہ اشاعت مین مرحومہ کی لائف پر ایک نوٹ لکہنا چاہا تہا - لیکن بعد مین جب میرے مکرم بہائی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے اپنے اخبار مین مرحومہ کی زندگی پر کچہہ لکہا تو مینے اسی تحریر کو کافی سمجہا اسلئے کہ مفتی صاحب بوجہ قرابت داری مرحومہ کے عادت وخصائل سے بہت زیادہ واقف تہے مین جو کچہہ لکہتا وہ محض سماعی باتین ہوتین اسلئے مین مفتی صاحب کے نوٹ ہی کو ذیل مین درج کر دیتا ہون - تاہم میرا جی چاہتا ہے کہ ایسی واجب الاحترام اور قابل نمونہ عورت کی زندگی کے حالات کسی قدر تفصیل سے شائع ہونے چاہئین - اور اگر خود **حضرت حکیم الامتہ** اسپر لکہین تو غالباً بہت مفید ہوگا۔ مین مکری مفتی صاحب کی تحریر مین کسیقدر اضافہ کرنا چاہتا ہون - **مرحومہ** نے اپنے **واجب العزت** شوہر حکیم الامتہ کی دنیوی زندگی کے مختلف مدارج دیکہے تہے اور ایک معمولی مشاہرہ سے لیکر ہزارہا روپیہ ماہوار تک کی **آمدنی** اور ایک جلیل القدر شاہی طبیب کی اہلیہ ہونے کا زمانہ اسنے پایا تہا - لیکن مرحومہ کی زندگی مین اس انقلاب نے کوئی ایسا اثر اور انقلاب پیدا نہین کیا جس مین تکبر - نخوت - خود نمائی اور ریاکاری پیدا ہوئی ہو بلکہ انکی طبیعت مین جو سادگی - خداترسی اور نوع انسان پر شفقت فروتنی اور انکسار اسوقت تہا جبکہ حضرت حکیم الامتہ شاہی طبیب ہوئے تہے وہی عادات اور خصائل آپ مین اس وقت بہی پائی جاتی تہین جبکہ انہین یہ فخر حاصل تہا یہ بات بہت تہوڑے آدمیون مین پائی جاتی ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرحومہ کے دلپر دنیوی مال ومتاع نے کوئی بیہودہ اثر پیدا نہین کیا۔ مجہے جہانتک معلوم ہوا ہے وہ اپنے واجب الاحترام شوہر کے رنگ مین پوری رنگین تہین جسطرح انکی طرز زندگی ہمیشہ یکسان رہی ہے اسی طرح مرحومہ کے مزاج مین کوئی تغیر واقع نہین ہوا اور مین اس **استقامت** اور استقلال اور وقار کو کامل ایمان کا نشان سمجہتا ہون - اور یاوہ قومی خصائص مین سے ہے جو بزرگون کے تہے - اور اس عادت اور خصلت نے مرحومہ کو ہمیشہ خوش رکہا جہانتک کہ جب حضرت حکیم الامتہ اس شاہی منصب سے الگ ہو کر ایک درویش کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدمون مین آکر رہے تو اسے ذرا بہی خیال نہین ہوا کہ ہزارون ماہوار کی آمدنی اب اسکے ہاتہہ مین نہین - مرحومہ کی سادگی ہمیشہ تعجب سے دیکہی جاتی ہے جو حضرت حکیم الامتہ کی پاک لائف پر بہی ایک روشنی ڈالتی ہے جنکے شباب کا بہت بڑا زمانہ مرحومہ کے ساتہہ گذرا ہے -

مرحومہ مین ایک اور عجیب وصف بہی تہا جو مستورات کے لئے خصوصاً ایک عمدہ نمونہ ہے - مرحومہ کے بہت سے بچے انکی زندگی مین فوت ہوئے لیکن کبہی بے صبری اور جزع فزع اسنے ظاہر نہین ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ساتہہ کیسی مسالمت اور مصالحت تہی - پہر ایک اور بات بہی قابل ذکر ہے -

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امر اور اشارہ سے جب حضرت حکیم الامتہ نے دوسرا نکاح کیا تو مرحومہ نے کبہی بہی ملال خاطر ظاہر نہ کیا - برخلاف دنیا کی عام عورتون کے مولویصاحب کی دوسری بیوی کی اولاد کو ہمیشہ عزیز از جان سمجہتی رہین جسکا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ عزیز **عبدالحی** سلمہ اللہ الرحمان کی **آمین** دیکہنے سے پہلے مرنے کی آرزو نہ تہی بلکہ یہہ خواہش تہی کہ **بچے کا ختم قرآن** دیکہہ لون -

مرحومہ کو بچون اور عورتون کے علاج مین خاص مذاق اور ملکہ تہا - اور **حافظہ** بہت قوی تہا - سستی اور کاہلی باوجود بڑہاپے کے آپ کے پاس نہ آتی تہی -

غرض

مرنے والی مین بہت سی خوبیان تہین حق مغفرت کرے - اب مین مفتی صاحب کا نوٹ درج ذیل کرتا ہون - ایڈیٹر -

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ابی الکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب کی زوجہ کلان جن کا نام فاطمہ تہا - بتاریخ ۲۸ - جولائی ۱۹۰۵ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ اس دار فانی سے رحلت فرماگئین - انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحومہ مفتی شیخ مکرم صاحب قریشی عثمانی بہیروی کی لڑکی تہین اور حضرت مولوی صاحب موصوف کے نکاح مین اسوقت آئی تہین - جب کہ مولویصاحب ہند وعرب سے تحصیل علوم کرکے کوئی تیس سال کی عمر مین اپنے وطن بہیرہ کو واپس تشریف لائے تہے اور قریب ۴۳ سال تک آپکی محرم راز رہ کر قریباً ۶۵ سال کی عمر مین وفات پائی - بہیرہ مین تقلیدی رسوم اور بدعات کی مخالفت سب سے پہلے حضرت مولوی صاحب نے ہی کی تہی - جس کی وجہ سے بہیرہ مین آپ کی سخت مخالفت ہوئی تہی اور یہی گروہ مخالف اس نکاح مین مارج اور مانع ہوا تہا - مگر مفتی شیخ صاحب نے اس کی پرواہ نکرکے اس کام کو تکمیل تک پہونچایا اور مرحومہ یوم نکاح سے لیکر مرتے دم تک اپنے خاوند کے ساتہہ ہم مذہب وہم عقیدہ تہین - مرحومہ صلہ رحمی کی صفت مین کمال رکہتی تہین اپنے نواسون اور نواسیون (یعنی مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی اور اخویم مفتی فضل الرحمن صاحب کی اولاد) کی پرورش مرتے دم تک اپنے ذمہ لی ہوئی تہی - اور مفتیون کے گہر مین ان کی چہوٹی لڑکی کا رشتہ انہین کی کوششون کا نتیجہ تہا - باوجود اسقدر بیماری کے جو مدت سے انکے لاحق حال تہی گہر کا یہ سب کام کہانے پکانے وغیرہ کا خود کرتی تہین دور ونزدیک کے رشتہ دارون کے ساتہہ ہمیشہ نیک سلوک کرتی رہتی تہین اور سب کی خبر گیری کرتی تہین - مرحومہ اس عاجز کی بہت قریبی رشتہ مین خالہ تہین اور میرے ساتہہ بہت محبت کیا کرتی تہین - انہین ایام کی بات ہے کہ ایک دن بسبب تپ لرزہ کے مین بیمار ہو گیا تو مرحومہ نے میری بیماری کی خبر سنکر ارادہ کیا کہ میری بیمار پرسی کو آوین لیکن خود سخت بیمار تہین اور ضعف اسقدر تہا کہ ایک قدم چلنا مشکل تہا اسواسطے نہ آسکین - مرحومہ کو حضرت مسیح موعود کے ساتہہ سچا اخلاص اور ایمان تہا مجہے کہا کرتی تہین کہ یہ مولویصاحب کا احسان ہے کہ ہم نے خدا کے مسیح کو شناخت کر لیا لیکن اب تو میرے دل مین خدا کے رسول کی اسقدر محبت ہے کہ اگر کوئی بہی اس سے پھر جائے مین اوس سے منہ نہین پہیر سکتی - بعد از نماز عصر مرحومہ کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمعہ جماعت کثیر باہر میدان مین پڑہا - نماز جنازہ مین دعا کو بہت ہی لمبا کیا قبل مغرب مرحومہ کو قادیان کے شمال مشرقی جانب کے قبرستان مین دفن کیا گیا - اللہ تعالےٰ اسکو جنت مین بلند جگہ نصیب فرماوے -

رات (۲۸ - جولائی ۱۹۰۵ء قبل از عشا حضرت مسیح موعود کی مجلس مین حضرت نے خود ہی مرحومہ کا ذکر کیا - فرمایا " وہ ہمیشہ مجہے کہا کرتی تہین میرا جنازہ آپ پڑہانا مین - اور مینے دل مین پختہ وعدہ کیا ہوا تہا کہ کیسا ہی بارش یا آندہی وغیرہ کا بہی وقت ہو مین ان کا جنازہ پڑہاؤنگا آج اللہ تعالےٰ نے ایسا عمدہ موقع دیا کہ طبیعت بہی درست تہی اور وقت بہی صاف میسر آیا اور مینے خود جنازہ پڑہایا -

عاجزہ نے عرض کی اون کی یہ بہی خواہش تہی کہ میری وفات جمعہ کے دن ہو - فرمایا " ہان - وہ ایسا کہا کرتی تہین - خدا تعالےٰ نے یہ خواہش بہی اون کی پوری کر دی چندروز ہوئے - ابہی ہم باغ مین تہے کہ وہ ایک دن سخت بیمار ہوگئین اور قریب موت کے حالت پہونچگئی تو کہنے لگین کہ آج تو منگل ہے اور ہنوز جمعہ دور ہے اور ابہی عبدالحی کی آمین بہی نہین ہوئی قدرت خدا اسوقت طبیعت بحال ہوگئی اور پہر خواہش کے مطابق عبدالحی کی آمین کی خوشی بہی دیکہی اور آخر جمعہ کا دن بہی پایا -

فرمایا - یہ تو وہی بات ہوئی کہ ایک بزرگ کسی شہر مین بہت بیمار ہوگئے اور موت تک حالت پہونچگئی تب اپنے ساتہیون کو وصیت کی کہ مجہے یہودیون کے قبرستان مین دفن کرنا - دوست حیران ہوئے کہ یہ عابد زاہد آدمی ہین یہودیون کے قبرستان مین دفن ہونے کی کیون خواہش کرتے ہین - شاید اسوقت حواس درست نہین رہے انہون نے پہر پوچہا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین - بزرگ نے کہا - کہ تم میرے فقرہ پر تعجب نہ کرو مین ہوش سے بات کرتا ہون اور اصل واقعہ یہ ہے کہ تیس سال سے مین دعا کرتا ہون کہ مجہے موت طوس کے شہر مین آوے پس اگر آج مین یہان مرجاؤن - تو جس شخص کی تیس ۳۰ سال کی مانگی ہوئی دعا قبول نہیں ہوئی وہ مسلمان نہین ہے - مین نہین چاہتا کہ اس صورت مین مسلمانون کے قبرستان مین دفن ہوکر اہل اسلام کو دہوکا دون - اور لوگ مجہے مسلمان جانکر میری قبر پر فاتحہ پڑہین - قدرت خداوندی وہ اوسوقت تندرست ہوگیا اور پہر دس پندرہ سال کے بعد شہر طوس مین بیمار ہوکر فوت ہوگیا -

فرمایا - مرحومہ نے اپنی عمر مین بہت شدید اور مصائب اٹہائے کتنی اولاد مرگئی - یہہ مصائب جو قضا وقدر سے انسان پر پڑتے ہین اس کی کمی پورا کر دیتے ہین جو انسان سے اعمال حسنہ مین رہ جاتی ہے -

جب حضرت کے ہان صاحبزادہ میان بشیر احمد تولد ہوئے تہے تو حضرت نے مرحومہ کو فرمایا تہا - کہ یہ تمہارا بیٹا ہے اسواسطے بشیر احمد کے ساتہہ مرحومہ کو خاص محبت تہی - صاحبزادہ بشیر احمد جنازہ کے ساتہہ اور دفن کے وقت اس طرح موجود رہے کہ انکا چہرہ اس اندرونی محبت کو ظاہر کرتا تہا -

ہم تمام احباب کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ وہ **مرحومہ کا جنازہ** اپنی جماعت کے ساتہہ اپنے اپنے شہر مین پڑہین اور ان کے واسطے دعائے مغفرت کرین -

مرحومہ کی عادت مہمان نوازی کا یہ حال تہا - کہ انکی دلی خواہش تہی - کہ ہمارے باورچی خانہ مین ایک سیر پختہ نمک روزانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ موسومہ بہ تنبیہ الغافلین بمدح حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

من تصنیف خاکسار ترکی شاہ مخاطب بہ امیر الشعراء الملازم سلطان

گر مباش اے قوم از بہر خدا
پنبۂ غفلت برار از گوشہا
تا بکے خفتن چو مست جام مے
زیر طاق آسمان فتنہ زا
تا بکے بگریختن از راہ راست
تا بکے بیرہ شدن از رہ نما
تا بکے سر تافتن از امر حق
تا بکے سستی ز فرمان خدا
تا بکے از بہر دنیائے دنی
روز و شب بگذاشتن در حیلہ ہا
تا بکے مانند حمال حطب
ریختن خارے بپائے مصطفےٰ
تا بکے از کبر و کین و بغض و جہل
رنج بنا دادن بخاصان خدا
تا بکے بربستن از روئے حسد
بر رسولان تہمت کذب و دغا
تا بکے اخلاص با روئے بتان
تا بکے با عاشقان حق و عنا
تا بکے از یادہ گوئی ہائے خویش
گوش نہ نہادن بقول پیشوا
تا بکے از بد نہادی ہائے خویش
زشت گفتن بندگان نیک را
تا بکے تبدیل معنی ساختن
در کلام خالق ارض و سما
تا بکے از زشتیٔ اعمال خویش
دور تر ماندن ز فرمان خدا
تا بکے رفتن نہ از ریش و مژہ
آستان قادیانی میرزا
تا بکے نشنیدن از جہل و غرور
امر حق را از لب آن باصفا
شد چہ گر از جانب پروردگار
رہ نمایک آمدہ سوئے شما
ترسم اے یاران کہ ہمچون قوم لوط
آتشے بارد نہ بر فرق شما
می شود الحق کہ تکذیب امام
زود سازد حق تباہ آن قوم را
باز آ اے قوم جاہل باز آ
از خیال دشمنیٔ میرزا
چیست گر از جانب یزدان رسید
اشرف المخلوق و تاج اولیا
تا کہ از ہر کار شرک و بدعتی
باز دارد مشرکان زشت را
صد تاسف بہر این اندرز و پند
کافرش کردی خطاب اے نا سزا
این چنین گفتن برائے این چنین
توبہ کن اے مولوی بہر خدا
صد تاسف تہمت کذبش دہی
آنکہ بنماید ترا راہ صفا
بر فتند ہر کس کہ با وے بگمان
بشکند پشت دسرش چرخ دوتا
دوست او دوست یزدان بود
دشمن او دشمن رب العلا
زود تر سر زیر فرمانش نہید
تا نہ نازل گردد از گردون بلا
ترکیا کن مطلع ثانی رقم
در ثنائے آن امام رہنما

مطلع ثانی

اے ز نور روے تو ارض و سما
گشت روشن ہمچو مہر پرضیا
تا شدی مبعوث ای مہدی وقت
کعبہ دانم خطہ پنجاب را
مس زر خالص بود از دست تو
می شود از خاک پایت کیمیا
کور مادر زاد بینائے شود
بہر حشش گر اگند مہرست ضیا
حاسدان گویند از روے حسد
رفتن نام قادیانی تا کجا
عالمان بار یاوہ خوردہ بین
فتوئ کفرت دہند اے با خدا
در لپس عیسیٰ دم مریم عنبر تو
حق عطا کرد است این قدرت کرا
در جہان کز یک نگاہ [illegible] تو
صد تن مجذوم ے یابد شفا
قدر والائے ترا نشناختند
کوتہ اندیشان ز گرد کینہ ہا
شک ندارم در بزرگی ہاے تو
بر کلام خود کنم حق را گوا
او نمی بیچید سر از فرمان تو
نیک کردن سر کرا خواہد خدا
در نصیب آنکہ دوزخ کردہ اند
ہرگز ادا آرد نہ حکم تو بجا
از زمین تا عالم بالا رسد
ذکر تو اے جانشین مصطفےٰ
مورد طعن ملائک ے شود
ہر کسے کذاب می گوید ترا
عاقبت شد جانب ملک عدم
آنکہ از حق خواست بہر تو فنا

اظہار جوش عشق و ارادت خویش بحضرت میرزا

در غم عشق تو اے یوسف لقا
پارہ کردم جیب دامان قبا
بر زبانم ہست نام پاک تو
ہر نفس ہر لحظہ ہر صبح و مسا
کاشکے آن صبح روشن بردمد
تا ببینم جلوۂ روئے ترا
کاشکے روید بجسمم بال و پر
تا پرم سویت چو مرغان در ہوا
کاشکے بینم جمال پاک تو
تا کنم در پائے تو جان را فدا
کاش گردد طے زمین در پائے من
تا رسم پیش تو چون باد صبا
کاش بینید بر در تو در سجود
فرق خود این عاشق غم مبتلا
چشم خود بستم ز روے دیگران
در نظر تا جلوۂ تو کرد جا
من ترا دانستہ ام از صدق دل
ہادی و مہدی امام دوسرا
بر زمین از چرخ چارم آمدی
بالیقین اے آفتاب پرضیا
در دل ہر شب بگویم از نیاز
داورا بنما جمال میرزا
آن قدر ماتم کہ بینم روے او
نیست غم گر بعد زان آید قضا
در گرستن می گذارم روز و شب
عاشق روئے تو شد تا دیدہ ہا
جہد کن ایدل کہ کاخش بنگری
پیش زان افتد کہ از جہت بنا
تا کنم وصفش ز بام آسمان
قدسیان خوانند ہر دم این نوا
حبذا اے ہادی و مہدی عہد
حبذا اے شمع انوار خدا
حبذا اے موجۂ بحر کرم
حبذا اے معدن شرم و حیا
حبذا اے کان الطاف و سخا
حبذا اے لولوے لالاے ما
حبذا اے محی دین رسول
حبذا اے گوہر صدق و صفا
حبذا اے رہنماے گمرہان
حبذا اے جانشین مصطفےٰ
حبذا اے دستگیر عاجزان
حبذا اے یاور خلق خدا
بر ثبوت دعوے تو نیست دور
چون محمد گر شود آہو گوا
منکر تو منکر پیغمبر است
منکر تو منکر و ز جزا
منکر تو چون رود زین خاکدان
باشدش در آتش سوزندہ جا
صبر کن بر تو ستمہا گر کند
روز و شب این قوم جاہل بر بلا
یعنے از تو پیشتر ہر قوم نیز
کردہ صد جور و ستم بر انبیا
عاقبت گردید پیوند زمین
ہمچو قوم عاد از باد فنا

باز مخاطب با قوم

کس نجان برمی شود از قہر حق
الحذر اے قوم از خشم خدا
با امامان این چنین دشنام سخت
الحذر اے قوم از خشم خدا
بر امامان این چنین جور و ستم
الحذر اے قوم از خشم خدا
ہمرہ نیکان بدی ہا این چنین
الحذر اے قوم از خشم خدا
این چنین با رہنمایان گمرہی
الحذر اے قوم از خشم خدا
این چنین خصمی با یزدد دستان
الحذر اے قوم از خشم خدا
این چنین تکلیف دادن با امام
الحذر اے قوم از خشم خدا
ہمرہ پاکان چنین بغض و حسد
الحذر اے قوم از خشم خدا
بر امامان سنگ رانی این چنین
الحذر اے قوم از خشم خدا
ترک حق کردن ز حب مال و جاہ
الحذر اے قوم از خشم خدا
از امام وقت بدخوئی چنین
الحذر اے قوم از خشم خدا
مستعد گشتن بقتل رہنما
الحذر اے قوم از خشم خدا
جاہ کندن در رہ خاصان حق
نیست واجب اے رفیقان بر شما
کاذبش بیدانشان گویند حیف
کردہ آن کس حق و باطل را جدا
عاشق احمد نہ باشد چون خدا
آشنا را می شناسد آشنا
تا عیانت رتبہ احمد شود
از حسد اے خصم دین بیرون برآ
می شود خورشید چرخ چارمی
ہر کہ می گردد ز میرزا خاک پا
مولوی ہرگز نہ چون عیسٰے بود
عالمی گردد نہ مثل انبیا
پیر گولڑہ مثل مرزا کے شود
ہمچو بینا بے بصر باشد کجا

التجا بحضرت کبریا برائے دیدن دیدار میرزا

کے بود یا رب کہ چشم تیرہ ام
نور یابد از جمال میرزا
کے بود کین چشم گریان بنگرد
سرزمین قادیان را داورا

مخاطب با صبا

اے نسیم صبحدم گر بگذری
جانب گلزار کوئے میرزا
اولش از من رسان صد سلام
باز بر گو یا ہزاران التجا
ہست مشتاق لقایت در دکن
ترکی زار و نزار و بے نوا
دشمنش شد یک جہان از مہر تو
گویدش گمراہ ہر اہل جفا
مدعی یک سو کہ ہر یک یار غار
بر تنش افتد بسان اژدہا
منحرف گردید ہر یارش چنان
شمر کز ابن علیؑ در کربلا
ہر یکے شاگرد او بیگانہ شد
در غم عشق تو شد تا مبتلا
جملہ عالم تشنۂ خونش شد است
کافرش ہر یک بگوید بر ملا
او نگر اندر سنت منصور و دار
سر نتابد از دم شمشیر ہا
کار او با کس نماندہ در جہان
تا بیفتاد است کارش با شما
شعلۂ درد فراقت سر زند
از دل آن تغتہ جانی دائما
چشم رحمت بر فگن بر حال او
تا رسد پیش تو آن بشکستہ پا
اے امام عہد می خواہم بجز
کز پیے این بندہ فرمائی دعا
تا ببوسم آستان پاک تو
با ہزاران اتحاد و التجا

حسب ایمائے فتح محمد احمدی جمعدار جمعیت الغیری
ملازم نواب سر آسمان جاہ مرحوم حیدر آباد دکن

خدا آسمان و زمین کا نور ہے

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانھا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتھا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار نور علی نور یھدی اللہ لنورہ من یشآء ویضرب اللہ الامثال للناس واللہ بکل شیٔ علیم

(الجزو نمبر ۱۸)

خدا آسمان و زمین کا نور ہے۔ یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے خواہ خارجی اسی کے فیض کا عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔ وہی تمام فیوض کا مبدء ہے اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے اسی کی ہستی حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیر و زبر کی پناہ ہے وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہ واجب اور قدیم ہو یا اس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں۔ یہ تو عام فیضان ہے جس کا بیان آیت اللہ نور السموات والارض میں ظاہر فرمایا گیا یہی فیضان ہے جس نے دائرہ کی طرح ہر ایک چیز پر احاطہ کر رکھا ہے جس کے فائض ہونے کے لئے کوئی قابلیت شرط نہیں لیکن بمقابلہ اس کے ایک خاص فیضان بھی ہے جو مشروط بشرائط ہے اور انہیں افراد خاصہ پر فائض ہوتا ہے جنہیں اس کے قبول کرنے کی قابلیت و استعداد موجود ہے یعنی نفوس کاملہ انبیاء علیہم السلام پر جنمیں سے افضل و اعلیٰ ذات جامع البرکات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے دوسروں پر ہرگز نہیں ہوتا اور چونکہ وہ فیضان ایک نہایت باریک صداقت ہے اور دقایق حکمیہ میں سے ایک دقیق مسئلہ ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے اول فیضان عام کو (جو بدیہی الظہور ہے) بیان کر کے پھر اس فیضان خاص کو بغرض اظہار کیفیت نور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ایک مثال میں بیان فرمایا ہے کہ جو اس آیت سے شروع ہوتی ہے مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح الخ اور بطور مثال اس لئے بیان کیا اس دقیقہ نازک کے سمجھنے میں ابہام اور دقت باقی نہ رہے کیونکہ معانی معقولہ کو صور محسوسہ میں بیان کرنے سے ہر ایک غبی و بلید بھی باسانی سمجھ سکتا ہے بقیہ ترجمہ آیات ممدوحہ یہ ہے اس نور کی مثال (فرد کامل میں جو پیغمبر ہے) یہ ہے جیسے ایک طاق (یعنی سینہ مشروح حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم) اور طاق میں ایک چراغ (یعنی وحی اللہ) اور چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں جو نہایت مصفی ہے (یعنی نہایت پاک اور مقدس دل میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہے جو کہ اپنی اصل فطرت میں شیشہ سفید اور صافی کی طرح ہر ایک طور کی کثافت اور کدورت سے منزہ اور مطہر ہے اور تعلقات ما سوی اللہ سے بکلی پاک ہے) اور شیشہ ایسا صاف کہ گویا ان ستاروں میں سے ایک عظیم النور ستارہ ہے جو کہ آسمان پر بڑی آب و تاب کے ساتھ چمکتے ہوئے نکلتے ہیں جن کو کوکب دری کہتے ہیں (یعنی حضرت خاتم الانبیاء کا دل ایسا صاف ہے کہ کوکب دری کی طرح نہایت منور اور درخشندہ جس کی اندرونی روشنی اس کے بیرونی قالب پر پانی کی طرح بہتی ہوئی نظر آتی ہے) وہ چراغ زیتون کے شجرہ مبارکہ سے (یعنی زیتون کے روغن سے) روشن کیا گیا ہے (شجرہ مبارکہ زیتون سے مراد وجود مبارک محمدی ہے کہ جو بوجہ نہایت جامعیت و کمال انواع و اقسام کی برکتوں کا مجموعہ ہے جن کا فیض کسی جہت و مکان و زمان سے مخصوص نہیں بلکہ تمام لوگوں کیلئے عام علی سبیل الدوام ہے اور ہمیشہ جاری ہے کبھی منقطع نہیں ہو گا) اور شجرہ مبارکہ نہ شرقی ہے نہ غربی (یعنی طینت پاک محمدی میں نہ افراط ہے نہ تفریط بلکہ نہایت توسط و اعتدال پر واقع ہے اور احسن تقویم پر مخلوق ہے اور یہ جو فرمایا کہ اس شجرہ مبارکہ کے روغن سے چراغ وحی روشن کیا گیا ہے سو روغن سے مراد عقل لطیف نورانی محمدی مع جمیع اخلاق فاضلہ فطرتیہ ہے جو اس عقل کامل کے چشمہ صافی سے پروردہ ہیں اور وحی کا چراغ لطائف محمدیہ سے روشن ہوتا ان معنوں کر کے ہے کہ ان لطائف قابلیہ پر وحی کا فیضان ہوا اور ظہور وحی کا موجب وہی ٹھہرے اور اسمیں یہ بھی اشارہ ہے کہ فیضان وحی ان لطائف محمدیہ کے مطابق ہوا اور انہیں اعتدالات کے مناسب حال ظہور میں آیا کہ جو طینت محمدیہ میں موجود تھی اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہر ایک وحی نبی منزل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مزاج میں جلال اور غضب تھا توریت بھی موسوی فطرت کے موافق ایک جلالی شریعت نازل ہوئی حضرت مسیح علیہ السلام کے مزاج میں حلم اور نرمی تھی سو انجیل کی تعلیم بھی حلم اور نرمی پر مشتمل ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج بغایت درجہ وضع استقامت پر واقع تھا نہ ہر جگہ حلم پسند تھا اور نہ ہر مقام غضب مرغوب خاطر تھا بلکہ حکیمانہ طور پر رعایت محل اور موقعہ کی ملحوظ طبیعت مبارک تھی سو قرآن شریف بھی اسی طرز موزون و معتدل پر نازل ہوا کہ جامع شدت و رحمت و ہیبت و شفقت و نرمی و درشتی ہے سو اس جگہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا کہ چراغ وحی فرقان اس شجرہ مبارکہ سے روشن کیا گیا ہے کہ نہ شرقی ہے اور نہ غربی یعنی طینت معتدلہ محمدیہ کے موافق نازل ہوا ہے جسمیں نہ مزاج موسوی کی طرح درشتی ہے نہ مزاج عیسوی کی مانند نرمی بلکہ درشتی اور نرمی اور قہر اور لطف کا جامع ہے اور مظہر کمال اعتدال اور جامع بین الجلال والجمال ہے۔ اور اخلاق معتدلہ فاضلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو بعیت عقل لطیف روغن ظہور روشنی وحی قرار پائی ان کی نسبت ایک دوسرے مقام میں بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے اور وہ یہ ہے انک لعلی خلق عظیم (نمبر ۲۹) یعنے تو ای نبی ایک خلق عظیم پر مخلوق و مفطور ہے یعنی اپنی ذات میں تمام مکارم اخلاق کا ایسا متمم و مکمل ہے کہ اس پر زیادت متصور نہیں کیونکہ لفظ عظیم محاورہ عرب میں اس چیز کی صفت میں بولا جاتا ہے جس کو اپنا نوعی کمال پورا پورا حاصل ہو مثلاً جب کہیں کہ یہ درخت عظیم ہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ جسقدر طول و عرض درخت میں ہو سکتا ہے وہ سب اسمیں موجود ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عظیم وہ چیز ہے جس کی عظمت اس حد تک پہونچ جائے کہ حیطہ ادراک سے باہر ہو۔ اور خلق کے لفظ سے قرآن شریف اور ایسا ہی دوسری کتب حکمیہ میں صرف تازہ روئی اور حسن اختلاط یا نرمی و تلطف و ملایمت (جیسا عوام الناس خیال کرتے ہیں) مراد نہیں ہے بلکہ خلق بفتح خا اور خلق بضم خا دو لفظ ہیں جو ایک دوسرے کے مقابل واقع ہیں خلق بفتح خا سے مراد وہ ظاہری صورت ہے جو انسان کو حضرت واہب الصور کی طرف سے عطا ہوئی جس صورت کے ساتھ وہ دوسرے حیوانات کی صورتوں میں متمیز ہے۔ اور خلق بضم خا سے مراد وہ صورت باطنی یعنی خواص اندرونی ہیں جنکی رو سے حقیقت انسانیہ حقیقت حیوانیہ سے امتیاز کلی رکھتا ہے پس جسقدر انسان میں من حیث الانسانیت اندرونی خواص پائے جاتے ہیں اور شجرہ انسانیت کو نچوڑ کر نکل سکتے ہیں جو کہ انسان اور حیوان میں من حیث الباطن مابہ الامتیاز ہیں اُن سب کا نام خلق ہے اور چونکہ شجرہ فطرت انسانی اصل میں توسط اور اعتدال پر واقع ہے اور ہر ایک افراط و تفریط سے جو قوی حیوانیہ میں پایا جاتا ہے منزہ ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم (الجزو نمبر ۳۰) اسلئے خلق کے لفظ سے جو کسی مذمت کی قید کے بغیر بولا جائے ہمیشہ اخلاق فاضلہ مراد ہوتے ہیں اور وہ اخلاق فاضلہ جو حقیقت انسانیہ ہے تمام وہ خواص اندرونی ہیں جو نفس ناطقہ انسان میں پائے جاتے ہیں جیسے عقل۔ ذکا سرعت فہم۔ صفائی ذہن۔ حسن تحفظ۔ حسن تذکر۔ عفت۔ حیا۔ صبر۔ قناعت۔ زہد۔ تورع۔ جوانمردی۔ استقلال۔ عدل۔ امانت۔ صدق لہجہ۔ سخاوت فی محلہ۔ ایثار فی محلہ۔ کرم فی محلہ۔ مروت فی محلہ۔ شجاعت فی محلہ۔ علو ہمت فی محلہ۔ حلم فی محلہ۔ تحمل فی محلہ۔ حمیت فی محلہ۔ تواضع فی محلہ۔ ادب فی محلہ۔ شفقت فی محلہ۔ رافت فی محلہ۔ رحمت فی محلہ۔ خوف الٰہی۔ محبت الٰہیہ۔ انس باللہ۔ انقطاع الی اللہ وغیرہ وغیرہ) اور تیل ایسا صاف اور لطیف کہ بن آگ ہی روشن ہونے پر آمادہ (یعنی عقل اور جمیع اخلاق فاضلہ اس نبی معصوم کے ایسی کمال موزونیت و لطافت و نورانیت پر واقع کہ الہام سے پہلے ہی خود بخود روشن ہونے پر مستعد تھے) نور علی نور۔ نور فائض ہوا نور پر (یعنی جبکہ وجود مبارک حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں کئی نور جمع تھے سو ان نوروں پر ایک اور نور آسمانی جو وحی الٰہی ہے وارد ہو گیا اور اس نور کے وارد ہونے سے وجود باوجود خاتم الانبیاء کا مجمع الانوار بن گیا پس اسمیں یہ اشارہ فرمایا کہ نور وحی کے نازل ہونے کا یہی فلسفہ ہے کہ نور پر ہی وارد ہوتا ہے تاریکی پر وارد نہیں ہوتا کیونکہ فیضان کے لئے مناسبت شرط ہے اور تاریکی کو نور سے

کچھ مناسبت نہیں بلکہ نور کو نور سے مناسبت ہے اور حکیم مطلق بغیر رعایت مناسبت کوئی کام نہیں کرتا ایسا ہی فیضانِ نور میں بھی اسکا ... کہ جس کے پاس کچھ نور ہے اسی کو اور نور بھی دیا جاتا ہے اور جس کے پاس کچھ نہیں اس کو کچھ نہیں جاتا جو شخص آنکھوں کا نور رکھتا ہے وہی آفتاب کا نور پاتا ہے اور جس کے پاس آنکھوں کا نور نہیں وہ آفتاب کے نور سے بھی بے بہرہ رہتا ہے اور جسکو فطرتی نور کم ملا ہے اسکو دوسرا نور بھی کم ہی ملتا ہے اور جسکو فطرتی نور بھی زیادہ ملا ہے اسکو دوسرا نور بھی زیادہ ہی ملتا ہے اور انبیاء منجملہ سلسلہ متفاوتہ فطرت انسانی کے وہ افراد عالیہ ہیں جنکو اس کثرت اور کمال سے نور باطنی عطا ہوا ہے کہ گویا وہ نور مجسم ہوگئے ہیں اسی جہت سے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور اور سراج منیر رکھا ہے جیسا فرمایا ہے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ (نمبر ۲) وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (نمبر ۲۲) یہی حکمت ہے کہ نور وحی جس کے لئے نور فطرتی کا کامل اور عظیم الشان ہونا شرط ہے صرف انبیاء کو ملا اور انہیں سے مخصوص ہوا پس اب اس تحقیق سے ثابت ہے کہ جو مثال مقدم الذکر میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی بطلان اُن لوگوں کے قول کا ظاہر ہے جنہوں نے باوصف اس کے کہ فطرتی تفاوت مراتب کے قائل ہیں پھر محض حمق و جہالت کی راہ سے یہ خیال کرلیا ہے کہ جو نور افراد کامل الفطرت کو ملتا ہے وہی نور افراد ناقصہ کو بھی مل سکتا ہے ان کو دیانت اور انصاف سے سوچنا چاہیئے کہ فیضان وحی کے بارے میں کسقدر غلطی میں وہ مبتلا ہو رہے ہیں صریح دیکھتے ہیں کہ خدا کا قانون قدرت ان کے خیال باطل کی تصدیق نہیں کرتا پھر شدت تعصب و عناد سے اسی خیال فاسد پر جمے بیٹھے ہیں ایسا ہی عیسائی لوگ بھی نور فیضان کے لئے فطرتی نور کا شرط ہونا نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ جس دلیر نور وحی نازل ہو اس کے اپنے کسی خاصہ اندرونی میں نورانیت کی حالت ضروری نہیں بلکہ اگر کوئی بجائے عقل سلیم کے کامل درجہ کا نادان اور سفیہ ہو اور بجائے صفت شجاعت کے کامل درجہ کا بزدل اور بجائے صفت سخاوت کے کمال درجہ کا بخیل اور بجائے صفت حمیت کے کمال درجہ کا بے غیرت اور بجائے صفت محبت الٰہیہ کے کمال درجہ کا محب دنیا اور بجائے زہد و ورع و امانت کے بڑا بھاری چور اور ڈاکو اور بجائے صفت عفت وحیا کے کمال درجہ کا بے شرم اور شہوت پرست اور بجائے صفت قناعت کے کمال درجہ کا حریص اور ...

مقرب ہوسکتا ہے بلکہ ایسیح کو باہر نکال کر دوسرے تمام انبیاء جنکی نبوت کو بھی وہ مانتے ہیں اور انکی الہامی کتابوں کو بھی مقدس مقدس کرکے پکارتے ہیں وہ نعوذ باللہ بقول اُن کے ایسے ہی تھے اور کمالاتِ قدسیہ سے جو مستلزم عصمت و پاک دلی ہیں محروم تھے عیسائیوں کی عقل اور اور خدا شناسی پر بھی ہزار آفرین اچھا نور وحی کے نازل ہونیکا فلسفہ بیان کیا مگر ایسے فلسفہ کے تابع ہونے والے اور اس کو پسند کرنے والے وہی لوگ ہیں جو سخت ظلمت اور کور باطنی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں ورنہ نور کے فیض کے لئے نور کا ضروری ہونا ایسی بدیہی صداقت ہے کہ کوئی ضعیف العقل بھی اس سے انکار نہیں کرسکتا مگر ان کا کیا علاج جنکو عقل سے کچھ بھی سروکار نہیں اور جو کہ روشنی سے بغض اور اندھیرے سے پیار کرتے ہیں اور چمگادڑ کیطرح رات میں انکی آنکھیں خوب کھلتی ہیں لیکن روز روشن پر وہ اندھے ہوجاتے ہیں) خدا اپنے نور کی طرف (یعنی قرآن شریف کیطرف) جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور وہ ہر ایک چیز کو بخوبی جانتا ہے (یعنی ہدایت ایک امر منجانب اللہ ہے اسی کو ہوتی ہے جسکو عنایت ازلی سے توفیق حاصل ہو دوسرے کو نہیں ہوتی اور خدا مسائل دقیقہ کو مثالوں کے پیرایہ میں بیان فرماتا ہے تا حقائق عمیقہ قریب بافہام ہو جائیں گر وہ اپنے علم قدیم سے خوب جانتا ہے کہ کون ان مثالوں کو سمجھے گا اور حق کو اختیار کریگا اور کون محروم و مخذول رہیگا) پس اس مثال میں جس کا بیانتک اجلی قلم سے ترجمہ کیا گیا خدا تعالیٰ نے پیغمبر علیہ السلام کے دل کو شیشہ مصفیٰ سے تشبیہ دی جسمیں کسی نوع کی کدورت نہیں یہ نور قلب ہے پھر آنحضرت کے فہم و ادراک و عقل سلیم اور جمیع اخلاق فاضلہ جبلی و فطرتی کو ایک لطیف تیل سے تشبیہ دی جسمیں بہت سی چمک ہے اور جو ذریعہ روشنی چراغ ہے یہ نور عقل ہے کیونکہ منبع و منشاء جمیع لطائف اندرونی کا قوت عقلیہ ہے پھر ان تمام نوروں پر ایک نور آسمانی کا جو وحی ہے نازل ہونا بیان فرمایا یہ نور وحی ہے اور انوار ثلاثہ ملکر لوگوں کی ہدایت کا موجب ٹھہرے یہی حقانی اصول ہے جو وحی کے بارہ میں قدوس قدیم کیطرف سے قانون قدیم ہے اور اسکی ذات پاک کے مناسب پس اس تمام تحقیقات سے ثابت ہے کہ جب تک نور قلب و نور عقل کسی انسان میں کامل درجہ پر نہ پایا جائے تب تک وہ نور وحی ہرگز نہیں پاتا اور پہلے اس سے یہ ثابت ہوچکا ہے کہ کمال عقل و کمال نورانیت قلب صرف بعض افراد بشر میں ہوتا ہے کل میں نہیں ہوتا اب ان دونوں ثبوتوں کے ملانے سے یہ امر بپایہ ثبوت پہونچ گیا کہ وحی اور رسالت فقط بعض افراد کاملہ کو ملتی ہے نہ ہر یک فرد بشر کو۔

وفائے عہد

ایک دن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا سادہ دربار خلافت گرم تھا۔ اکابر صحابہ موجود تھے۔ اور مختلف معاملات پیش ہو ہو کے طے ہو رہے تھے کہ ناگہاں ایک خوش رو نوجوان کو دو اور خوبصورت نوجوان پکڑے ہوئے لائے اور فریاد کی کہ "یا امیر المومنین۔ اس ظالم سے ہمارا حق دلوا دیجئے۔ اس لئے کہ اس نے ہمارے بوڑھے باپ کو مار ڈالا"۔ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے اُس نوجوان کی طرف دیکھ کر فرمایا "ان دونوں کا دعوے تو تو سن چکا اب بتا تیرا کیا جواب ہے؟" اُس نے نہایت ہی فصاحت و بلاغت سے پورا واقعہ بیان کیا۔ جسکا خلاصہ یہ تھا کہ ہاں مجھ سے یہ جرم ہوا ہے اور میں نے ایک پتھر کھینچ کے مارا جس کی ضرب سے وہ مرگیا ہے۔ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تو تجھے اعتراف ہے۔ لہذا اب قصاص کا عمل لازمی ہوگیا۔ اور اوس کے عوض تجھے اپنی جان دینی ہوگی"۔ نوجوان نے سر جھکا کر عرض کیا "مجھے امام کے حکم اور شریعت اسلام کے فتوے کے ماننے مین کوئی عذر نہین لیکن ایک بات کی درخواست ہے"۔ ارشاد ہوا "وہ کیا؟" عرض کیا "میرا ایک چھوٹا نابالغ بھائی ہے۔ جس کے لئے والد مرحوم نے کچھ سونا چھوڑا تھا۔ اور میرے سپرد کیا تھا کہ بالغ ہو تو اُس کے حوالے کردوں۔ مین نے اُس سونے کو ایک جگہ زمین مین دفن کردیا اور اوسکا حال سوا میرے کسی کو نہین معلوم ہے۔ اگر وہ سونا اوسکو نہ پہونچا تو قیامت کے دن مین ذمہ دار ہونگا اس لئے اتنا چاہتا ہون کہ تین دن کے لئے ضمانت پر چھوڑ دیا جاؤن"۔ جناب فاروق نے اس بارہ مین سر جھکا کر ذرا غور فرمایا اور پھر سر اُٹھا کے ارشاد کیا "اچھا کون ضمانت کرتا ہے کہ تو تین دن کے بعد تکمیل قصاص کے لئے چلا آئے گا"۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد پر اُس نوجوان نے چارون طرف دیکھا۔ حاضرین مجلس کے چہرون پر ایک سرسری نظر ڈالی۔ اور پھر ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرکے عرض کیا "وہ میری ضمانت کرلین گے"۔ حضرت فاروق نے پوچھا "ابو ذر تم ضمانت کرتے ہو؟" اونہون نے فرمایا "بے شک مین ضمانت کرتا ہون کہ یہ نوجوان تین دن مین آکر حاضر ہو جائیگا"۔ یہ ایسے جلیل القدر صحابی کی ضمانت تھی کہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ بھی راضی ہوگئے۔ اُن دونون مدعی نوجوانون نے بھی اپنی رضامندی ظاہر کی۔ اور وہ شخص چھوڑ دیا گیا۔

اب تیسرا دن تھا۔ حضرت فاروق کا دربار بدستور قایم ہوا۔ تمام جلیل القدر صحابہ جمع ہوئے۔ وہ دونون نوعمر مدعی بھی آئے۔ حضرت ابوذر بھی تشریف لائے اور مجرم کا انتظار کیا جانے لگا۔ اب وقت گذرتا جاتا ہے اور اُس کا پتہ نہین۔ صحابہ مین ابوذر کی نسبت تشویش پیدا ہو چلی ہے دونو مدعیون نے بڑھکر کہا "اے ابوذر ہمارا مجرم کہان ہے" اونہون نے کمال استقلال و ثابت قدمی سے جواب دیا "اگر تینون دن گذر گئے اور وہ نہ آیا تو خدا کی قسم مین اپنی ضمانت پوری کرون گا"۔ عدالت فاروقی بھی جوش مین آئی۔ حضرت فاروق سنبھل بیٹھے اور فرمایا "اگر وہ نہ آیا تو ابوذر کی نسبت وہی کارروائی کیجائیگی جسکی شریعت اسلامیہ متقاضی ہوگی"۔ یہ سنتے ہی صحابہ مین ہول پڑ گئی۔ بعضے آبدیدہ ہوگئے۔ اور بعض کی آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے۔ مجبور ہو کے لوگون نے دونون مدعیون سے کہنا شروع کیا کہ "تم خون بہا قبول کرلو"۔ اُنھون نے قطعی انکار کیا کہ ہم تو خون کے بدلے خون ہی چاہتے ہین۔ غرض لوگ اسی پریشانی مین تھے کہ ناگہان وہ مجرم نوجوان نمودار ہوا۔ مگر اس حالت سے کہ پسینے مین ڈوبا تھا اور سانس پھولی ہوئی تھی وہ آتے ہی حضرت فاروق کے سامنے آیا۔ خندہ جبینی سے سلام کیا اور عرض کیا "مین نے اوس بچے کو اُس کے ماموں کے سپرد کر دیا اور اوس کی جائداد اونہین بتادی۔ اب آپ جو خدا و رسول کا حکم ہو بجا لائیے"۔ اب حضرت ابوذر نے فرمایا "امیر المومنین خدا کی قسم مین جانتا بھی نہ تھا کہ یہ کون ہے اور کہان کا رہنے والا ہے۔ اور آج سے پہلے کبھی اسکی صورت دیکھی تھی۔ مگر اور سب کو چھوڑ کے اوس نے مجھی کو اپنا ضامن بنا لیا تو مجھے انکار کرنا مروت کے خلاف معلوم ہوا اور اس کے بشرے نے یقین دلایا کہ یہ شخص اپنے عہد مین سچا ہوگا اسلئے ضمانت کرلی اوسکی آپہونچنے سے حاضرین مین ایسا غیر معمولی جوش پیدا ہوگیا تھا کہ دونون مدعی نوجوانون نے خوشی مین آکے عرض کیا "امیر المومنین ہم نے اپنے باپ کا خون معاف کیا" ہر طرف سے ایک نعرہ مسرت بلند ہوا۔ اور حضرت فاروق کا چہرہ مارے خوشی کے چمکنے لگا۔ اور فرمایا مدعی نوجوانو۔ تمہارے باپ کی خون بہا مین بیت المال سے ادا کردون گا۔ اور تم اپنی نیک نفسی کے ساتھ فائدہ بھی اُٹھاؤ گے۔ اُنہون نے عرض کیا۔ امیر المومنین ہم اس

پیسہ اخبار کا مقدمہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے) ۲۷- جولائی کی روئداد

۲۷- جولائی سنہ حال کو مسٹر الیس ہیرس صاحب بہادر اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت مین مقدمہ سید ظہور احمد بنام محبوب عالم مالک ایڈیٹر پیسہ اخبار وغیرہ پیش ہوا۔ ملزمان کی طرف سے منشی احمد دین صاحب و منشی گلاب دین صاحب و لالہ گوبند رام صاحب و لالہ درگا داس صاحب اور مسٹر ہربرٹ صاحب وکلاء بغرض پیروی موجود تھے اور مستغیث کیطرف سے پی ۔ سی ۔ چیٹرجی ۔ پبلک پراسیکوٹر اور لالہ درگا سہائے صاحب بی ۔ اے مختار تھے ملزمان کی جانب سے کثیر تعداد اشخاص بھی موجود تھے گویا تمام آدمی ۲۰۰ کے قریب تھے مقدمہ سوا گیارہ ۔ بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک رہا لیکن پھر بھی ملزمان کے وکلاء کیجانب سے جرح وغیرہ ختم نہ ہوئی جسکے واسطے ۸۔ اگست تاریخ مقرر ہوئی ہے ۔ دوران مقدمہ مین بہت سے اخبارات وغیرہ بھی پیش ہوئے جن کے متعلق مستغیث سے سوالات کئے گئے ٹھیک سوا گیارہ بجے سید ظہور احمد مستغیث کے بیانات شروع ہوئے جن کی نقل حسب ذیل ہے :- بیانات سید ظہور احمد عمر ۱۸ یا ۱۹ سال ۔ مین اصل باشندہ شاہجہانپور کا ہون مین اورینٹل کالج کا طالب علم ہون ۔ لاہور مین چنگڑ محلہ انارکلی مین رہتا تھا ۔ میرا ایک سگا بھائی یہان علیحدہ رہتا تھا مین اکیلا رہتا تھا ایک اور طالب علم بھی میرے ساتھہ رہتا تھا جسکا نام یوسف علی ہے میرا بڑا بھائی واجد علی موچی دروازہ مین رہتا ہے جو لاہور شہر مین ہے ۔ مین جس مکان مین رہتا تھا اوس کے مالک کا نام گلاب دین وکیل ہے مین اوس مکان مین صرف پندرہ دن رہا اوس سے پہلے مین چنگڑ محلہ مین جمّا کے مکان مین رہتا تھا ۔ محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار کا مکان جمّا کے مکان سے بائین جانب مشرقی حصہ مین ۲۵ یا ۳۰ قدم پر ہے مین چوبارہ مین رہتا تھا میرے مکان سے محبوب عالم کا مکان دکھائی دیتا تھا اون کا چوبارہ بھی نظر آتا تھا اوس چوبارہ مین محبوب عالم رہتے ہین اون کی ایک بیٹی فاطمہ کا نام جانتا ہون اوس کی عمر ۱۸ یا ۱۹ سال کی ہوگی وہ لڑکی کنواری ہے ۔ وہ بالاخانہ پر پڑھا کرتی تھی وہ وہان سے ایسی حرکات کرتی تھی ۔ جس سے میری توجہ اوس طرف مائل ہوئی ۔ چند دن بعد جسکو ۹ یا ۱۰ ماہ ہوئے اوس نے ایک خط اپنے ملازم لڑکے کے ہاتھہ بھیجا مینے اوس کو پڑھ کر رکھہ لیا ۔ پھر دوسرے دن لڑکا آیا تو خط وکتابت جاری ہوگئی کچھہ چٹھیان چوری ہوگئین ۔ اور کچھہ جو تقریبًا ۲۰ ۔ ۲۵ ۔ ہین وہ پولیس مین موجود ہین یہی خط وکتابت پوشیدہ طور پر تھی خط وکتابت مین اظہار محبت اور شادی کا عہد و پیمان ہوا ۔ اس کے ایک ماہ پہلے لڑکی نے اپنے خط مین تحریر کیا کہ اوس کے والدین کو خبر ہوگئی ہے کہ جس کے باعث لڑکی سے مزاحمت ہوئی جسکی خبر لڑکی نے دی اور اس مین یہ بھی تحریر کیا کہ مینے مرجانا پسند کیا بعد مین جو خط آیا اوس سے زہر کا استعمال کیا جانا معلوم ہوتا تھا تب بھی مجھے کچھہ نہ کہا اس کے بعد لڑکی نے بذریعہ خط اطلاع دی کہ کوئی ہفتہ پہلے شادی کا پیغام آیا تھا اوس نے لکھا کہ مین انکار کر دون گی ۔ اس کے دو تین روز بعد عبد الکریم کہنے لگا کہ امیر کابل کے نام مراسلہ لکھدو ۔ یہی عبد الکریم محبوب عالم کا بھائی ہے یہی میرے مکان پر آیا اور کہا کہ مراسلہ فارسی زبان مین لکھدو ۔ اس نے کہا کہ مین لوہاری کا کام وہان جا کر کرون گا وہ لوہاری کا کام کرتا ہے وہ چاہتا تھا کہ اس مراسلہ مین یہی لکھا جاوے کہ مین لوہاری کا کام اچھی طرح سے جانتا ہون وہ آگے بھی میرے مکان پر آیا جایا کرتا تھا مین نے اوسے کہا کہ مین لکھدونگا وہ تقاضا برابر کرتا رہتا تھا ۔ ۱۵ - جون کی صبح کو جب مین اپنے مکان سے اُترا تو عبد الکریم مجھے ملا اور کہنے لگا کہ مراسلہ لکھدو مین کالج کو جا رہا تھا مین نے کہا کہ واپس آکر لکھدونگا مین کالج سے پبلک لائبریری کو گیا مینے چند کتب ایسے مراسلہ کی بابت دیکھین اسکے بعد ۱/۲ ۱۰ بجے کے قریب مکان کو واپس آیا ۔ جب میرا مکان بیس قدم کے فاصلہ پر تھا تو مجھے محمد رمضان چپراسی پیسہ اخبار ملا اوس نے کہا کہ عبد الکریم بلاتا ہے مین نے کہا کہ کہنا کہ آؤنگا ۔ جب آگے بڑھا تو میرا مکان ۶ یا ۷ قدم پر تھا عبد الکریم میری طرف تیزی سے آ رہا تھا اوس نے کہا کہ مراسلہ لکھدو مینے اوس سے عذر کیا تو اوس نے خوشامد کی اور کہا کہ ابھی وقت لکھدو ۔ مین انکار کرتا تھا تو وہ مجھے کشان کشان مدرسہ کیطرف لے چلا ۔ مین اوس کے ساتھہ مدرسہ کی طرف چلا وہ خوشامد کرتا ہوا لے چلا ۔ جب مکان کا دروازہ تھوڑی دور رہ گیا کوئی دس قدم کا فاصلہ ہوگا ۔ تو اوس نے مجھے گالیان دین ۔ محمد رمضان میرے ساتھہ نہ تھا عبد الکریم نے گالی دی ۔ مین نے جانے سے انکار کیا ۔ جب مین رُکا تو اوس نے میرا ہاتھہ کھینچا ۔ تب رمضان نے آکر پیچھے سے دھکا دیا ۔ دروازہ سے داخل ہو کر صحن مین گئے پھر کوٹھڑی مین لے گئے ۔ نقشہ پی نمبر کوٹھڑی A مین لے گئے یہہ کوٹھا سکول کا نہین تھا وہ بالکل خالی تھا اوس کوٹھے مین ایک ہی دروازہ ہے جو بند تھا یہہ دونون مجھے اندر لے گئے محمد رمضان اور عبد الکریم میرے ساتھہ داخل ہو گئے اور ۵ یا ۶ آدمی اور اوس کمرہ مین تھے ۔ جہانتک مجھے یاد ہے وہ پہلے سے ہی وہان تھے انمین سے ایک کا نام جانتا ہون وہ خدا بخش شیر فروش تھا باقی کا نام معلوم نہین ہے اونکو پہچانتا ہون ۔ اسکے بعد عبد الکریم نے مارا پھر رمضان نے پھر اورون نے مارا ۔ دروازہ اندر سے بند نہ تھا ۔ کوئی فٹ کے قریب کھلا تھا ۔ عبد الکریم ہاتھہ سے مُکے اور طمانچے بھی مارتا تھا ۔ محمد رمضان اور سب نے مارا ۔ ایک مٹی کا لوٹا وہان پڑا تھا وہ بھی مارا ۔ یہہ معلوم نہین کہ کس نے مارا ۔ عبد الکریم نے ایک مکّا بائین پہلو پر مارا جس سے غش آگیا اور مین گر پڑا ۔ جب ہوش آیا تو دیکھا کہ عبد الکریم سر پر بیٹھا ہے اور اوسے دبائے ہوئے تھا اور میرے ہاتھہ پکڑے ہوئے تھا ۔ یہہ نہین کہہ سکتا کہ پاؤن کس نے دبائے ہوئے تھے ۔ مین بائین پہلو کیطرف پڑا تھا اور لوگ چاقو دکھا رہے تھے چاقو کھلے ہوئے تھے میرا پاجامہ کھولا گیا مین اوسوقت بے اختیاری سے چلّایا میرے منہ مین عبد الکریم نے کپڑا ٹھونس دیا تین اشخاص نے خلاف وضع فطری فعل علیحدہ علیحدہ کیا ۔ جب ایک شخص کر چکتا تھا تو یہ بتایا جاتا تھا کہ اس نے کیا ہے اور اسکا عضو تناسل بھی دکھایا جاتا تھا کریم بخش اور خدا بخش ڈبہ اور خدا بخش شیر فروش نے یہ فعل کیا تھا ۔ خدا بخش ولد میران بخش ڈبہ نے مجھے دکھلایا خلاف وضع فطری کرنے سے پہلے اس کے آلہ تناسل .... پر سفید سفید داغ تھے پھر میرا پاجامہ باندھا ۔ اور اٹھا کر بٹھلایا تو کسی نے باہر سے دروازہ کو دستک دی عبد الکریم ملزم مجھے باقی ملزمان کے سپرد کرکے باہر نکل گیا ۔ عبد الکریم ایک شخص سے باتین کرتا تھا جسکی آواز مین شناخت کرتا ہون وہ آواز محبوب عالم کی تھی جب عبد الکریم اندر داخل ہوا تو مینے دیکھا کہ محبوب عالم واپس جا رہا ہے جب عبد الکریم سے باتین کرتا تھا تو محبوب عالم نے اسکو کہا کہ پہلے خط لے لو ۔ عبد الکریم نے کہا کہ ہماری دختر کے جو خطوط ہین وہ دیدو مینے کہا کہ میرے مکان پر بکس ہے ۔ اسمین خطوط ہین ۔ اگر چھوڑ دو تو مکان پر چلکر تمکو سب خطوط دیدونگا ۔ اسپر عبد الکریم نے سنکر کہا کہ بکس کے علاوہ اگر خط ہین تو بتاؤ کیونکہ تمہارے مکان پر جا کر تمہارے ٹرنک توڑ دئے اور بکس توڑا وہ خط ہمکو ملگئے ہین اور تمہارے مکان کا قفل توڑا ہے اور جو خطوط ہین وہ دو ۔ عبد الکریم ملزم نے مٹی کے برتن مین میرے روبرو پیشاب کیا اور میرے منہ مین چیر کر ڈالا اسکے بعد عبد العزیز کوٹھڑی مین داخل ہوا اور گالی دی اور ٹھوکر مار کر کہا کہ ہمارے خطوط دو عبد العزیز بھائی محبوب عالم ہے اور کہا کہ تم نے بہت بد معاشی کی ہے ۔ اب تم جان سے مارے جاؤ گے ۔ ایک صورت سے تمہاری خلاصی ہو سکتی ہے اگر تم آج ہی لاہور چھوڑ دو اور چلے جاؤ ۔ اور پھر عبد العزیز نے کہا کہ اگر نہ جاؤ گے تو جان سے مارے جاؤ گے مینے جواب دیا کہ میرے پاس روپیہ نہین تو اس نے کہا کہ تم ہمارے اہتمام سے جاؤ گے پھر مینے اجازت مانگی تو محمد رمضان خدا بخش ڈبہ ولد میران بخش کو اس نے میرے ساتھہ مکان پر بھیجا محمد رمضان خدا بخش ملزمان سڑک پر پھر رہے تھے مکان کے اندر گیا تو پائجامہ جو بالکل خراب تھا وہ مینے دھویا اور ردی یدہ پاجامے کے اوپر دوسرے پارچے پہن لئے مکان پر گیا تو قفل ٹوٹا ہے اور ٹرنک کا قفل ٹوٹا ہے اور پارچے بکھرے ہوئے پڑے ہین ۔ مظہر اوپر تھا کہ خدا بخش اوپر آیا اور کہا کہ چلو مکان پر پارچے اسی حالت مین چھوڑ کر نیچے چلا آیا پھر لوہاری دروازہ کے اڈہ پر آئے پھر اڈہ سے خدا بخش ڈبہ ملزم علیحدہ ہو گیا مظہر محمد رمضان ملزم دونون ریلوے سٹیشن پر گئے وہان محمد رمضان نے ٹکٹ خریدا اور مجھے گاڑی پر بٹھلا دیا پہلے خود گاڑی مین میرے ساتھہ بیٹھہ گیا اور بعد مین ریل چلنے سے پہلے اُتر گیا ۔ ٹمٹم والا نہ تھا تانگہ والا تھا ۔ جسکو مینے شناخت نہین کیا ٹکٹ شاہجہانپور کے واسطے لے دیا تھا چار بجے شام کی گاڑی روانہ ہوگئی ۔ لاہور سے کوئی بستر و پارچہ ہمراہ نہین لے گیا ۔ پہنچ گیا جب مین اپنے مکان رہائشی پر گیا تو یوسف علی طالب علم موجود تھا اس سے میری کوئی بات نہین ہوئی ۔ عبد القادر بھی وہان تھا جب محمد رمضان ۔ خدا بخش ڈبہ میرے ساتھہ میرے مکان پر آئے یہ سب طالب علم میرے مکان پر تھے خلاف نام کیا ہے اونہون نے دریافت کیا کہ کیا ہے مینے کوئی جواب نہ دیا ۔ ۱۷ - جون سنہ ۱۹۱۲ء کو شاہجہانپور مین بوقت صبح پہنچکر اپنے مکان پر چلا گیا مکان پر صرف میری والدہ اور چھوٹا بھائی ستّو محمد تھا سو وہان کسی سے مینے یہ تذکرہ نہین کیا کیونکہ شرم دامنگیر تھی

اس کے دو تین یوم بعد پولیس نے مجھے خود بلایا۔ تہانہ مین وہان سے مجھے شفا خانہ مین بہیج دیا۔ پولیس کے کہنے پر مینے انکو ما تہہ اپنا بیان لکہا میرے رشتہ دار عزیز میرے ساتہہ تہے اون کے خوف اور شرم سے مینے دو باتین تحریر نہین کین ایک یہ کہ محبوب عالم کی دختر سے میری خط و کتابت ہے اور دوسرے خلاف وضع فطری وہ بیان جو (P) ۲ میرا ہے اور میری قلم کا لکہا ہوا ہے اور اسپر میرا دستخط بہی ہے دو باتین خط و کتابت اور خلاف وضع فطری کی بابت مینے شرم کے باعث اور چند میرے رشتہ دار تہے ان کے لحاظ سے نہین لکہا یہ میرا بیان ۲۰ - جون ۱۹۰۵ء کا ہے جو مینے سن لیا ہے اسسٹنٹ سرجن نے میرا ملاحظہ بہی کیا تہا اس نے میرا تمام بدن دیکہا پولیس نے مجہہ سے دریافت کہ تم کو کسی نے مارا پیٹا اور خلاف وضع فطری کی ہے ان کے جواب مین مینے یہ جواب پی ۲ مورخہ ۲۰ - جون ۱۹۰۵ء لکہا اسوقت میرے جسم بدن پر کوئی نشان نہ تہا پہلے جب خلاف وضع فطری کرنے لگے تو کچہہ دقت پیش آئی پہر تیل منگوا کر استعمال کیا گیا تیل اُنہون نے میری مقعد پر لگا کر فعل ناجائز کیا۔ ڈاکٹری ملاحظہ کے بعد مین گہر چلا گیا اس کے بعد ۲۲ - جون ۱۹۰۵ء کو میرا بیان مجسٹریٹ کے روبرو ہوا - ۲۰ جون ۱۹۰۵ء اور ۲۲ - جون ۱۹۰۵ء کے درمیان کوئی خط لاہور سے مجھے نہین ملا۔ نہ کوئی آدمی آیا ۲۲ - جون ۱۹۰۵ء سارجنٹ لاہور سے گیا - اور بیان لکہایا۔ میرے بڑے بہائی نے لاہور سے میرے چہوٹے بہائی کے نام تار دی جو ۲۰ - جون ۱۹۰۵ء پہلے آئی ہے تار مین یہ الفاظ تہے کہ ظہور احمد شاہجہانپور پہنچا ہے یا نہین۔ مجسٹریٹ کے روبرو مجھے حلف دیا گیا تو مینے ایمان سے سچ لکہایا تہا اسواسطے شرم نہ کی اور سچ سچ مجسٹریٹ کے روبرو لکہا دیا کیونکہ ایمان سے شرم زیادہ نہ تہی - سوال لالہ گوبندرام صاحب وکیل ملزمان - کہا کہ یہ سچ ہے کہ مینے جو لکہا کہ محبوب عالم اوڈیٹر ہے اور مین مضمون نویس ہون ان کے برخلاف مضمون لکہتا ہون اسواسطے محبوب عالم ناراض ہے - قریباً ایک سال سے مین مضمون بر خلاف محبوب عالم انہین کے اخبار مین لکہا کرتا تہا نہ معلوم وہ کب سے ناراض ہین مرزائی جماعت کے برخلاف اور مرزا صاحب قادیان کے برخلاف مضمون ہوتا ہے مین احمدی جماعت کے کسی مرید سے واقف نہین ہون خواجہ کمال الدین صاحب وکیل احمدی کا نام سنا ہے واقف نہین ہون۔

ان کا مکان پیسہ اخبار کے نزدیک ہے - اس مقدمہ کی پیروی کے واسطے مین ان کے مکان پر نہین گیا - نہ مدد کیواسطے گیا ہون نہ صلاح پوچہی ہے ۲۲ - جون ۱۹۰۵ء سے پہلے جو مینے بیان اب لکہایا ہے کسی کے پاس کچہہ ظاہر نہین کیا نہ زبانی نہ تحریری ۲۲ - جون ۱۹۰۵ء کے اخبار پنجاب سماچار مین جو مضمون خلاف وضع فطری میری بابت تحریر ہوئے مینے کسی کو نہ کہا نہ لکہنے کو دیا مضمون لاہور مین سال ۱۹۰۵ء کا عدد مینے مضمون اخبار پنجاب سماچار لاہور ... ۲۲ - جون ۱۹۰۵ء کا سنا ہے جو ڈی ۲ مین لکہا ہے - ہیرا لعل مالک اخبار پنجاب سماچار اور اوس کے ایڈیٹر ہندو کو جانتا ہون دو ہفتہ آج سے اوسکو مین جانتا ہون اتفاق سے اون کے پریس کے پاس سے گذرا تو ملاقات ہوگئی اوس نے کہا کہ تم پر ظلم ہوا ہے اور ہم کو تم سے ایک نوع کی ہمدردی ہے وہ میرا نام پہلے سے جانتا ہے مجکو وہ کسی وکیل کے پاس نہین لے گئے - نہ کوئی اور مدد دی مجھے معلوم نہین کہ مالک اخبار پنجاب سماچار لاہور اور مالک اخبار پیسہ لاہور کی دشمنی ہے یا نہین سوا سال سے مجھے پیسہ اخبار روزانہ کے دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے ہفتہ وار اخبار کے بہت کم پرچے پڑہے ہین شاید ۱۴ - جون ۱۹۰۵ء کو مین لاہور مین آیا اور تہانہ مین ٹہیرا پہر چہاپہ خانہ منشی سید ممتاز علی صاحب مین شام کو گیا - جہان میرا بہائی واجد علی ملازم ہے میرا بہائی وہان کام کرتا اور رہتا ہے اور ممتاز علی بہی وہان رہتا ہے ممتاز علی سٹیم پریس رکہتا ہے نام اوس کارخانہ کا رفاہ عام سٹیم پریس ہے - ۱۵ - ۱۶ یوم تک مین وہان رہا اوس کے بعد کوئی خاص جگہ پر نہین رہتا کیونکہ خوف جان سے ہے خوف کے سبب سے سید احمد شاہ صاحب کے مکان پر کبہی کبہی سوتا ہون انکے اخبار کا نام گلزار ترقی ہے تین ہفتہ سے سید احمد شاہ صاحب سے میری واقفی ہوئی راستہ مین جاتے ہوئے وہ مجہے ملے تہے وہ جانتا ہے کہ مین وہ شخص ہون جسکا تنازعہ پیسہ اخبار سے ہے مین ان کے پاس اس واسطے جاتا ہون کہ وہ میرے پاس آیا تہا۔ مین نے سید احمد شاہ کو کمرہ کچہری مین آج نہین دیکہا کچہری کے باہر جب آیا تو اوسکو دیکہا اس نے سلام کیا تہا - کرم بخش مالک چہاپہ خانہ اسلامیہ سٹیم پریس کو جانتا ہون اور عبد الحق کو بہی جانتا ہون اوس کو دو سال سے جانتا ہون کرم بخش کو سال سے جانتا ہون - ایک رات وہان بیٹہا تہا کہ میری طبیعت سخت علیل ہوگئی بیمار ہو کر وہان رات کو رہا جسکو ۵ - ۶ - یوم ہوئے ہین۔

وہ میرے واقف تہے ملاقات کے واسطے گیا تہا کوئی خاص کام نہین تہا - اونہون نے کوئی روپیہ نہین دلوایا نہ کسی وکیل کے پاس گئے مجھے خبر نہین کہ انہون نے میرے واسطے چندہ کیا ہے یا نہین کریم بخش کی بابت مجھے خبر نہین کہ پیسہ اخبار سے کیا سلوک ہے - الا عبد الحق سے پیسہ اخبار کی دوستی ہے پیسہ اخبار مورخہ ۱۵ - مئی ۱۹۰۵ء مین اصلاح انجمن حمایت اسلام لاہور کے بابت تحریر ہے - یکم جون ۱۹۰۵ء مین صفحہ ۳ کالم دو پر کارکنان انجمن حمایت اسلام کی مخالفت پائی نہین جاتی کارکنان انجمن حمایت اسلام اور پیسہ اخبار مخالفت کی مجھے خبر نہین نہ معلوم کریم بخش مالک سٹیم پریس لاہور کارکن حمایت اسلام ہے یا نہین نہ معلوم کہ کام چہپائی انجمن حمایت اسلام کرم بخش - عبد الحق کرتے ہین یا نہین میری تحریر ۲۰ - جون ۱۹۰۵ء مین یہ عبارت غلط ہے اور مجھے کہنے لگے کہ چونکہ ہم تمکو معزز اور شریف سمجہتے ہین - (۲) اس مار پٹائی کی وجہ مین بالکل نہین سمجہہ سکتا - باقی سب صحیح اور درست ہین اور یہ بہی غلط ہے کہ ایک دو اور آدمی جنکو مین بالکل نہین پہچانتا میرے حواس درست نہین تہے اسواسطے تیسرا فقرہ بہی غلط لکہا گیا - شاہجہانپور سے پولیس کے خرچ سے لاہور آیا وہان میرے پاس روپیہ نہین تہا - یہان لاہور روپیہ میرے پاس تہا - پیسہ اخبار مورخہ ۶ مارچ ۱۹۰۵ء مین مضمون مین کرم بخش کی مخالفت صفحہ ۵ اول مین ہی جو کارکن مجلس منتظمہ انجمن ہین جو خطوط مینے پولیس کو دیئے وہ میری میز کے پارچہ کے نیچے تہے - یہ خطوط وہ ہین اور بعض میرے بہائی واجد علی نے میرے آنے سے پہلے پولیس کو دئے جو اسکو میرے مکان سے ملے اور کچہہ مینے دئے جو خطوط مینے پولیس کو دئے وہ بہی بہائی سے لے کر دیئے لاہور مین آیا تو مینے کچہہ اسباب اپنا اپنے بہائی کے پاس دیکہا نہ معلوم وہ کب اور کس طرح ملگیا اس نے کہا کہ مین ٹم ٹم کرایہ کرکے لے آیا ہون - ہر روز میرا بہائی شام کو میرے مکان پر آیا کرتا تہا سوال عدالت یہ ۲۴ خطوط موجودہ عدالت مسماۃ فاطمہ کے ہین یعنے پی ۳ لغایت ۲۴ وہ ہین جو مسماۃ فاطمہ کیطرف سے ہین اور اسکے دستخطی ہین کیونکہ بعض دفعہ وہ میرے روبرو لکہا کرتی تہی اپنے گہر سے اور مین اسکو اپنے گہر سے دیکہتا تہا - دوسری اخبارون مین جو مضمون مسماۃ فاطمہ کے ہین دیکہتا تہا تو وہ اسی قسم کے ہوتے تہے - میرے روبرو لکہکر مجھے خط روانہ کرتی تہی - گفتگو بہی میری اس سے

ہوئی تہی اور مسماۃ فاطمہ میرے مکان پر تین دفعہ آئی تہی - سوال وکیل لالہ گوبندرام نے بہر کہا کہ جو خط ۲۴ عدالت مین پیش ہوئے ہین کسی پر مسماۃ فاطمہ کے دستخط نہین ہین یہ خط مسماۃ فاطمہ کو مینے لکہتے نہین دیکہا مسماۃ فاطمہ جو مضمون دوسرے اخبار وغیرہ مین لکہکر روانہ کرتی اس نے میرے روبرو نہین لکہا وہ مضمون جو مینے تہذیب النسوان کے مالک سید ممتاز علی اور پیسہ اخبار کے اڈیٹر پاس دیکہے ہین ممتاز علی کے کاتب پاس وہ تحریری مضمون دیکہا تہا ان مضمونون پر اس کے دستخط تہے عرصہ یاد نہین کئی بار مضمون اس کے دیکہے ہین الہ بخش اڈیٹر بچون کے اخبار پیسہ اخبار کے پاس بہی مضمون فاطمہ کا دستخطی دیکہا ہے ایک سال کے درمیان مین دیکہے ہین - تہذیب النسوان مین اور کئی عورتون کے مضمون چہپتے ہین اس کا ایڈیٹر عورت ہے مسماۃ شریف بی بی عورت کا نام ہے - ممتاز علی کی کوئی دختر ہے یا نہین - یہ علم نہین کہ ممتاز علی کی عورت خواندہ ہے یا نہین اور کسی عورت کے مضمون ایڈیٹر تہذیب النسوان کے پاس نہین دیکہے ان بیان پر عدالت نے ظہور احمد سے دستخط کرائے اور تاریخ مقدمہ ۸ - اگست ۱۹۰۵ء مقرر ہوئی ہے -

(باقی آئندہ)

درخواست نکاح

۱ - شیخ محمد حسین صاحب ساکن چنیوٹ عمر ۳۷ سال اپنی جماعت مین شادی کرنا چاہتے ہین انکی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے اس سے صرف ایک پانچسالہ لڑکی ہے - لائلپور مین تجارت کرتے ہین - اچہے آسودہ حال ہین۔

۲ - میان احمد دین زرگر ساکن پنڈی چیری عمر ۲۵ سال پہلی بیوی کے فوت ہوجانے کیوجہ سے دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔

۳ - جناب مولوی عبد الحق صاحب ساکن سید والا جنکی اہلیہ کے انتقال کی خبر الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت مین درج ہو چکی ہے اپنی جماعت مین شادی کرنے کے خواہشمند ہین مجھے ان کے متعلق کچہہ زیادہ کہنے کی حاجت نہین - مولوی صاحب ایک مشہور عالم اور احمدی سلسلہ کے ایک سرگرم مخلص مبلغ ہین - جوان اور وجیہ آدمی ہین۔

۴ - منشی محمد سلیمان صاحب مدرس رائے پور ضلع لودہانہ ایک شریف الطبع مخلص نوجوان احمدی ہے - مین اسکے زمانہ طالب علمی کا واقف ہون معقول آمدنی رکہتے ہین۔

درخواست

میرا والد بزرگوار مرزا جیون بیگ صاحب جلالپور جٹان ضلع گجرات مین قریباً عرصہ ... سے بیمار ہین - جنکو ضعف دن بدن زیادہ ہوتا جاتا ہے سب احمدی احباب کیخدمت مین عرض ہے کہ میرے والد بزرگوار ...

کیا اسلام کیلئے تنزل لازمی ہے؟

(نمبر ۲)

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو ہر پہلو سے ایک کامل اور مکمل مذہب ہے۔ معترض کا منشاء اسکی تعلیم کے کسی حصہ پر اعتراض کرنے کا نہین ہے بلکہ اس کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ مسلمانون کی عام حالت گری ہوئی ہے اور قریبًا ہر پہلو کمزور ہو رہی ہے اسلئے اسے یہ گمان کرنے کا موقع ملا کہ مسلمانون کا تنزل انکے مذہب کے باعث سے ہے؟

لیکن جو مذہب فطرتی اور طبعی طور پر انسان کو عالی ہمت اور صاحب حوصلہ بنانا چاہتا ہے وہ انسان کو انحطاط کیطرف نہین لے جاسکتا۔ ہان ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ اگر کوئی خرابی اور کمزوری پیدا ہوئی ہے تو اس کی جڑھ مذہب سے پرے ہٹ جانا ہے۔ نہ کہ نفس مذہب پر عمل کرنا۔ مین اپنے اس مقصد کے اثبات کے لئے سب سے اول اس پاک سرزمین کو لینا چاہتا ہون جہان اسلام نے نشو و نما پایا یعنے عرب یہہ مضمون ایک ایسا مبتذل مضمون ہے کہ قریبًا ہر شخص جو ذرا بہی تاریخی مذاق رکہتا ہے اس امر کو سمجہتا ہے کہ عرب کی حالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور اور قرآن کریم کے نزول سے پہلے ایسی ناگفتہ بہ تہی کہ وہ عرب جو ظہور اسلام کے بعد تاریخی دنیا مین سنہری حروف سے لکہا گیا بالکل کسمپرسی اور گمنامی کے گوشہ مین پڑا ہوا تہا۔ عربون کی روحانی اخلاقی اور مجلسی اور سیاسی غرض کوئی بہی کل درست نہ تہی لیکن اسلام کے ظہور کے بعد جو کچہ حیرت انگیز تبدیلی عربون کیحالت مین ہوئی اسکو ان لوگون نے بہی جو اسلام کے دشمن ہان خطرناک دشمن ہین مجبورًا تسلیم کیا ہے جیسا کہ مین ان کی شہادتین اس امر پر پیش کرتا ہون۔

مین قرآن کریم سے بہی اس مضمون پر روشنی ڈالون گا لیکن چونکہ مالیر کوٹلہ کے چیف جج صاحب یورپ کو اپنا مقتدا اور امام سمجہتے ہین اور اسی کی ترقی کو وہ ہر قسم کی قومی اور ملکی ترقی کا نمونہ اور معیار مانتے ہین اسلئے بہتر ہوگا کہ پہلے اسی یورپ کے رہنے والون کی رائین چیف جج صاحب کے سامنے پیش کی جاوین اور پہر قرآن کریم سے اصلاح عرب بلکہ اصلاح عالم کے مضمون پر بحث کیجاوے۔ اونیر ہل سر ولیم میور صاحب جو اسلام کے متعلق مختلف کتابین لکہنے کے لئے مشہور ہین اور جنہون نے اسلام پر سخت حملے کئے ہین باوجود تلخ دشمنی کے وہ اپنی کتاب لائیف آف محمد کی جلد دوم سے صفحہ ۲۶۹ - ۲۷۱ مطبوعہ ۱۸۶۱ء مین یون لکہتا ہے۔

اگرچہ محمدؐ کے اوامر و احکام اسوقت تک تہوڑے سے اور سادہ طور کے تہے جیسا کہ بیان بالا سے ظاہر ہوتا ہے مگر اونہون نے ایک تعجب انگیز اور عظیم الشان کام کیا جب کہ دین مسیح نے دنیا کو خواب غفلت سے بیدار کیا تہا اور شرک و بت پرستی سے جہاد عظیم کیا تہا اوسوقت سے حیات روحانی کبہی ایسی برانگیختہ نہ ہوئی تہی اور نہ ایسا غلو کسی مذہب مین ہوا تہا جیسا کہ دین اسلام مین ہوا۔ اس دین کے پیروان خوش اعتقاد نے کیسے کیسے نقصانات صرف اپنے ایمان کی خاطر اوٹہائے اور اون نقصانات کی تلافی مین مال غنیمت کس خوشی سے لیا۔ ایک زمانہ نامعلوم سے مکہ اور تمام جزیرہ نماء عرب کی روحانی حالت بالکل بے حس و حرکت ہوگئی تہی۔ اور اگرچہ شریعت موسوی اور دین مسیحی اور فلسفاء یونان کا کچہ اثر عرب پر ہوا تہا مگر وہ ایسا ناپائیدار اور خفیف تہا جیسے کسی جہیل کے پانی کے سطح پر کبہی کبہی کوئی لہر آجاتی ہے۔ مگر پانی کے نیچے کہین ذرا سی بہی حرکت نہین معلوم ہوتی۔ الغرض عرب کے لوگ توہمات اور کفر و ضلالت اور بے رحمی اور بد اعمالی کے دریا مین غرق تہے چنانچہ یہی عام رسم تہی کہ بڑا بیٹا اپنے باپ کی بیویون کو جواور جائداد کی مانند میراث مین آتین بیاہ لیتا تہا۔ اون کے غرور اور افلاس سے دختر کشی کی رسم بہی اون مین اسی طرح جاری ہوگئی تہی جسطرح فی زماننا ہندوؤن مین جاری ہے۔ انکا مذہب حد کے درجہ کی بت پرستی تہا۔ اور اون کا ایمان ایک مسبب الاسباب مالک علی الاطلاق پر نہ تہا بلکہ غیر مرئی ارواح کے توہم باطل کی ہیبت کا سا اون کا ایمان تہا انہین کی رضامندی مناتے تہے اور انہین کی ناراضی سے احتراز کرتے تہے۔ قیامت اور جزا و سزا جو فعل یا ترک کا باعث ہو اوس کی انہین خبر ہی نہ تہی۔ ہجرت سے ۱۳ برس پہلے تو مکہ ایسی ذلیل حالت مین بے جان پڑا تہا مگر اون ۱۳ برسون نے کیا ہی اثر عظیم پیدا کیا کہ سیکڑون آدمیون کی جماعت نے بت پرستی چہوڑ کر خدائے واحد کی پرستش اختیار کی۔ اور اپنے اعتقاد کے موافق وحی الٰہی کی ہدایت کے مطیع و منقاد ہو گئے اسی قادر مطلق سے بکثرت و بہ شدت دعا مانگتے۔ اسی کی رحمت پر مغفرت کی امید رکہتے۔ اور حسنات و خیرات اور پاکدامنی اور انصاف کرنے مین بڑی کوشش کرتے تہے اب انہین شب و روز اسی قادر مطلق کی قدرت کا خیال تہا۔ اور یہہ کہ وہی رزاق ہمارے ادنےٰ حوائج کا بہی خبر گیران ہے ہر ایک قدرتی اور طبعی عطیہ مین ہر ایک امر متعلقہ زندگی مین۔ اور اپنے خلوت و جلوت کے ہر ایک حادثہ اور تغیر مین۔ اوسی کے ید قدرت کو دیکہتے تہے اور اس سے بڑہکر اس نئی روحانی حالت کو جسمین خوشحال اور حمد کنان رہتے تہے۔ خدا کے فضل خاص اور رحمت با اختصاص کی علامت سمجہتے تہے اور اپنے کور باطن اہل شہر کے کفر کو خدا کے تقدیر کئے ہوئے خذلان کی نشانی جانتے تہے محمدؐ کو جو اون کی ساری امیدون کے ماخذ تہے اپنا حیات تازہ بخشنے والا سمجہتے تہے اور ان کی ایسے کامل طور پر اطاعت کرتے تہے جو اون کے رتبہ عالی کے لائق تہی ایسے تہوڑی ہی زمانہ مین مکہ اس عجیب تاثیر سے دو حصون مین منقسم ہو گیا تہا جو بلا لحاظ قبیلہ و قوم ایک دوسرے کے درپئے مخالفت و ہلاکت تہے مسلمانون نے مصیبتون کو تامل و شکیبائی سے دریافت کیا اور گو ایسا کرنا اون کی ایک مصلحت تہی مگر تو بہی ایسی عالی ہمتی کی بردباری سے وہ تعریف کے مستحق ہین۔ ایک سو مرد اور عورتون نے اپنا گہر بار چہوڑا۔ لیکن ایمان عزیز سے موہنہ نہ موڑا۔ اور جبتک کہ یہہ طوفان مصیبت فرو ہوئے حبش کو ہجرت کر گئے۔ پہر اس تعداد سے بہی زیادہ آدمی کہ اون مین نبیؐ بہی شامل تہے اپنے عزیز شہر اور مقدس کعبہ کو جو اُن کی نظر مین تمام روئے زمین پر سب سے زیادہ مقدس تہا چہوڑ کر مدینہ کو ہجرت کر آئے اور یہان بہی اسی جادو بہری تاثیر نے دو یا تین برس کے عرصہ مین ان لوگون کے واسطے ایک برادری جو نبیؐ اور مسلمانون کی حمایت مین جان دینے کو مستعد ہوگئی طیار کر دی۔"

میور کی اس رائے کو غور سے پڑہو ہر چند اس کے فقرہ فقرہ سے عیسائی تعصب نمایان ہے تاہم صاف الفاظ مین اسے اعتراف کرنا پڑا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت نے عربون مین ایسا فوق العادت اثر پیدا کیا جو شریعت موسوی۔ دین مسیحی۔ اور فلسفہ یونان بہی نہ کر سکے تہے پہر ریوَانڈ جی ایم سراڈویل صاحب ایک پادری ہین جنہون نے قرآن کریم کا ترجمہ سورتون کی ترتیب نزولی (بخیال خویش) کے لحاظ سے کیا ہے انہون نے اپنے ترجمہ کے دیباچہ مین اس تاثیر کی نسبت جو عربون پر اسلام نے کی لکہا ہے۔

عرب کے سیدہے سادے خانہ بدوش
بدوا لیسے بدل گئے جیسے کسی نے سحر کر دیا ہو
بت پرستی کے مٹانے۔ جنات اور دیوتاؤن
کے شرک کی عوض اللہ کی عبادت قائم کرنے
اطفال کشی کی رسم کے نیست و نابود کرنے
بہت سے توہمات کو دور کرنے اور ازدواج
کی تعداد کو گہٹا کر ایک حد معین کرنے مین قرآن
بے شک عربون کے لئے برکت اور قدم حق تہا

یہہ حالت اور اثر ہے جو اسلام نے عربون پر ڈالا پہر دنیا کی تاریخ اس امر کی زبردست شہادت پیش کرتی ہے کہ وہ عرب جو دنیا کی تاریخ مین کوئی حصہ اور بخرہ نہ رکہتے تہے جو ہر قسم کی بدیون اور بدکاریون مین فرد تہے جب اسلام انہون نے قبول کیا یہی نہین کہ انہون نے دینی طور پر ترقی کی اور ان برائیون کی جگہ اعلٰے درجہ کی نیکیون اور پاکیزہ اخلاق نے لی۔ بلکہ دنیوی طور پر بہی انپر ہر قسم کی آسایش اور راحت کے دروازے کہولے گئے۔ وہ جو حکومت کے لفظ سے بہی قریبًا ناآشنا تہے۔ ربع مسکون پر ایک زبردست اور واجب التقلید حکومت کے بانی ہوئے۔ ایسی حکومت جسکے اصول اور قوانین آج بہی بڑی عزت اور تکریم کی نظر سے دیکہے جاتے ہین۔ کیا کسی کے وہم مین اسوقت آسکتا تہا کہ وہ قوم جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم طیار کر رہے ہین یہ قوم ایک دن روئے زمین کی فاتح اور تمام مہذب ممالک کی اوستاد تسلیم ہوگی؟

اگر اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی مین کوئی فوق العادت تاثیر اور قوت نہ تہی تو ہمین بتاؤ کہ وہ کیا بات تہی جسنے عربون کی حالت مین ایسی حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی۔ قرآن شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف اسلام ہی ایک چیز تہی جو ان کے رگ و پے مین سرایت کر گئی تہی۔ اور سچے مسلمان ہونے کی حیثیت ہی نے انہین خاک مذلت سے تخت عزت پر بٹہا دیا۔ اور یہ کبہی ہو نہین سکتا کہ ایک شخص جبکہ حقیقی طور پر اللہ تعالٰے کا صادق اور وفادار بندہ ہو پہر خدا تعالٰے اسکے لئے یہہ روا رکہے کہ وہ دنیا مین ہر قسم کی ذلت اور خواری کا نمونہ اور اسوہ ٹہیرے خدا کی مجید کتاب پکار پکار کر کہہ رہی ہے

العزۃ للہ ولرسولہ وللمؤمنین جمیعا۔

نوٹ: ایک روایت کی رو سے بیاسی اور ایک رو سے تراسی مرد اور اٹہارہ عورتین ایک چہوٹی لڑکی اور دو لڑکے تہے جو حبش کو گئے تہے ۱۲۔ مولف۔

خبرون کا گلدستہ

ہندوستان اور یورپ کے مابین شرح ٹیلیگراف مین تخفیف کردی گئی ہے کناڈا اور ریاست ہائے متحدہ کے لئے عـ؎ جزائر عرب الہند کے لئے عـ؎ برٹش کاٹینا کے لئے عـ؎ فی لفظ ہے یہہ شرح براہ طہران یا لوبز ہے اور براہ ٹرکی اس مین فی لفظ ۲ رکی اور تخفیف ہے۔

وادی انڈس مین شقاق الارض واقع ہونے کیوجہ سے دریائے انڈس کی ایک بہت بڑی شاخ کا پانی رک گیا ہے جس سے خود انڈس چڑھ گیا ہے۔ دریائے کابل بھی لبالب چل رہا ہے۔

یہہ امر یقینی ہے کہ شعاع رونتجن جس سے اندرون جسم کے حالات تمام دریافت ہو سکتے ہین اسکا انسٹیٹیوٹ ہندوستان مین بمقام ڈیرہ دون قائم ہوگا میڈیکل آفیسرون اور ماتحتون کو اس کے استعمال کی تعلیم دی جاۓ گی۔

استانہ علیا نے تمام مطابع کو استنبولی طرز کے مطلاً قرآن مجید دن اور دلایل الخیراتون کے چھاپنے سے روکدیا گیا ہے جنکی تمام ملکون میں دور دور مانگ ہے انکے چھاپنے کی اجازت صرف دارالسعادۃ کی یونیورسٹی کو دی گئی ہے تاکہ جتنا فائدہ اس تجارت سے ہوتا ہے یونیورسٹی کو ہی پہونچے۔

امرتسر سے جو ڈاک گاڑی رات کے ۸ بجے دہلی کو جاتی ہے اتفاق سے اس مین سہ شنبہ گذشتہ کو راستہ مین آگ لگ گئی تمام مسافرون کو انبالہ مین اتار دیا گیا اور آگ بجھائی گئی۔

امریکہ مین ایک موسی پیغمبر کے پیرو چارسو پچاس فیٹ لمبی ۷۵ فٹ چوڑی اور ۵۴ فیٹ اونچی کشتی نوح طیار کر رہے ہین انکے پیغمبر بنجمن نے پیشگوئی کی ہے کہ ۱۹۱۰ء مین ایک ایسا ہی طوفان آئے گا جیسا کہ نوح علیہ السلام کے وقت آیا تھا۔

امرتسر اور حصار مین قلت بارش سے غیر نہری فصلات مرجہانا شروع ہوگئین۔

مدراس مین ہیضہ کی سخت وبا پھیلی ہوئی ہے گذشتہ ہفتہ ۷۲ ۸۹ فی ہزار اوسط رہی بعض میونسپل حلقون مین فی ہزار دوسو آدمیون کا تلف ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان ۱۵۔ ماہ حال سے چٹھیات پر محصول ڈاک مین تخفیف کردی گئی ہے اب ۱/۲ اونس وزن کی چٹھی ہندوستان سے آسٹریلیا کو ۱ر کے ٹکٹ مین جا سکے گی۔

پچھلے ہفتہ کے زلزلہ سے منڈی مین ایک گھر گر پڑا پانچ آدمی دب مرے۔

علاقہ گجرات مین تباہی طوفان سے ۷۰ لاکھ کا نقصان اندازہ ہوا۔

لکھا ہے کہ سپین کے مقام بیرگوس مین ایک عورت ۱۴ برس گذشتہ سے سوتی رہی ہے۔ چمچہ کے ذریعہ سے اسے غذا دیجاتی تھی۔ (عام ۲ اگست)

کشمیر سے ایک مصنوعی جھیل کے خوفناک وجود کی خبر آئی ہے جسکو سنکر وہان کے لوگون کے دل دہل گئے ہین ریذیڈنٹ صاحب نے اسکی خبر دی ہے کہ دریائے شیاک جو کہ راہ سلسلہ کے شمال مغرب جانب بہتا ہے اس ندی کے بالائی حصے کے پاٹ مین ایک بڑا پربت آپڑا ہے اس سے ایک بڑی بھاری جھیل بن گئی ہے یہہ بھاری ٹیلہ پچھلے سال کی طغیانی کے زور سے پھسل کر دریائے مذکور کے پاٹ مین آپڑا تھا اور اب وہان بڑی بھاری جھیل نمودار ہوگئی ہے اگر یہ جھیل دفعتاً پھٹ گئی تو خوف ہے کہ تمام وادی انڈس دریا پر دہو جائیگی۔

ایک مولوی کی شرمناک کرتوت

سردار گہیر سنگھ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول لودہانہ کی عدالت مین ایک عمر رسیدہ مولوی اس جرم شرمناک کا مجرم پایا گیا کہ ایک دس سالہ بچے کے ساتھ خلاف وضع فطری کا ارتکاب کیا اور اسکی پاداش مین دو سال قید سخت کی سزا پائی۔

فہرست مبایعین

نام بقید ولدیت و موضع و ضلع و تحصیل

والدہ اللہ دتا - موضع ناروال ضلع سیالکوٹ - اخیر جون
براد اللہ دتا - ” ” ” ”
اللہ دتا کی چاچی ” ” ” ”
عمردین ولد کرم بخش - جبرہ اول - امرتسر - حال وارد ملک افریقہ بمقام ممباسہ
نور بی بی زوجہ عمرالدین ” ” ” ”
غلام نبی ولد عمردین ” ” ” ”
محمد یوسف محرر چنگی موضع سامانہ ”
منشی شیخ محمد بخش صاحب - چھاونی کامل پور صدر بازار اٹک -
سید علی اکبر شاہ سپاہی پلٹن ۱۲۰ چھاونی بنی - اصل متوطن موضع کھاریان ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات -
محمد سعید اصل متوطن شہر بنارس حال از پوربنہ بنگالی ٹولہ -
اہلیہ حکیم غلام محی الدین صاحب رعنی پٹیالہ ڈاکخانہ رحیم یارخان
فتح علی ولد کرم الدین کجہ گران گجرات ٹانڈہ
ابراہیم ولد امام الدین کہاجو ضلع جالندہر تہانہ بنگہ
گوہر علی ولد ماموں لدہیانہ
محمد امیر - امرتسر دروازہ رام باغ کٹڑہ بگہیان
سلطان محمد موضع بن باجوہ ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور
سعادت علی قزلباش موضع سیدوالہ ضلع منٹگمری
اسد اللہ ڈار موضع ناروال ضلع سیالکوٹ
فضل دین قصاب ” ”
قادر بخش ولد الہی بخش موضع مانڈو ضلع لاہور تحصیل لاہور
امام الدین ولد فضل دین ” ” ” جولائی پہلا ہفتہ
کالو ولد کیمان ” ” ”
علم الدین ولد چندا ” ” ”
سلاہی ولد کالو ” ” ”
نانک ولد گلاب ” ” ”
فیروزدین ولد عید ” ” ”
نواب ولد ماہی ” ” ”
امام الدین ولد نانک ” ” ”
شادی ولد بہو ” ” ”

ہفتہ اول جولائی

لبہا ولد بوٹا ” ” ”
چراغ شاہ ” ” ”
نبی بخش انگریز ” ” ”
رانجہا ” سبحان ” ” ”
چراغ دین ولد کیمان ” ” ”
اللہ رکھا ” میران بخش ” ” ”
اللہ دی بیوہ نبی بخش ” ” ”
بہاگن بیوہ ولد الہی بخش ” ” ”
زینب دختر غلام حسین ” ” ”
غلام فاطمہ زوجہ غلام حسین ” ” ”
مساۃ کیمون زوجہ جولیا ” ” ”
کرم بی بی بیوۂ احمدالدین ” ” ”
رحمت بی بی زوجہ کالو ” ” ”
فضل بی بی زوجہ چراغ شاہ ” ” ”
رحیم بی بی زوجہ عیدا ” ” ”
عائشہ زوجہ قادر بخش ” ” ”
سردار خان ولد چودہری فتح دین بن باجوہ سیالکوٹ پسرور
زوجہ چودہری فتح دین ” ” ”
سردار بی بی ” ” ”
خوشی محمد ” ” ”

کیا آپ چاہتے ہین کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے؟

یقیناً کوئی شخص نہین ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہ ہو کہ اس کا مال و اسباب محفوظ رہے؟ حفاظت مال و اسباب کے لئے آپ میرے کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائین۔

جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بھی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی مضبوطی اور خوبصورتی کیوجہ سے سرحد پر بھی جاتے ہین لکڑی کے صندوقون کے مقابلہ مین یہہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پھلکے اور بہر زیادہ مضبوط اور پائیدار۔ نہ دیمک کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ سفر مین ہر طرح سے آسانی کے ساتھ اسباب بند کرکے لیجا سکتے ہین۔ چونکہ یہ احمدی بھائی کا کارخانہ ہے اس لئے آپ اس مین کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائینگے جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجھ لیا گیا ہے جو لوگ ٹرنکون کی تجارت کرتے ہین وہ اکٹھے منگوائینگے تو ان کے ساتھ خاص رعایت بھی کیجائیگی مفصل فہرست درخواست کرکے کارخانہ سے منگوالو درخواست کرتے وقت قریب کے ریلوی سٹیشن کا پتہ ضرور لکھو۔ بلٹی بذریعہ قیمت طلب روانہ کیجاوے گی۔ تمام درخواستین بنام مستری محمد دین احمدی مالک کارخانہ یونیورسل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہئے۔

ایک عظیم الشان کامیابی اور فیاضی کی (زندہ مثال)

یعنی ایک ہزار روپیہ کی ہر ایک قسم کی کتابین بالکل مفت

وہ کسطرح

آپ آخیر اگست ۱۹۰۵ء تک اپنی اپنی درخواستین ہمارے دفتر مین بھیجدین ہم آپکو ایک روپیہ کی کتاب صرف ۲ ر کا ٹکٹ برائے محصول آنے پر مفت بھیجدینگے جس قسم کی کتاب کی ضرورت ہو اسکا نام خط مین تحریر کرین مگر شرط یہ ہے کہ قیمت اس کتاب کی ایک روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ آخیر جولائی ۱۹۰۵ء کے بعد کوئی درخواست قابل شنید نہ ہوگی سلسلہ روانگی کتب ۱۵۔ اگست سے شروع ہوگا۔ طالب علمون کیلئے خصوصاً و دیگر کتابی شوقین کے لئے عموماً یہ ایک نادر موقعہ ہے۔

درخواست ہو بنام

نذیر اینڈ کو کشمیری بازار لاہور

آخیر جولائی ۱۹۰۵ء تک قیمت نصف

یہ گھڑی کلائی پر باندہی جاتی ہے اس کا ڈائیل سہولدار خالص چینی کا ہے۔ جیب مین بھی لگ سکتی ہے۔ دیکھنے مین ۲۰ کی معلوم ہوتی ہے ہزارہا فروخت ہو چکی ہین بڑی پختہ و پائیدار ہین قیمت بموشہ للعہ - (محصول معاف)

ملنے کا پتہ حمید آرٹ ٹریڈنگ کمپنی کشمیری بازار لاہور

راسکوپ سیسٹم واچ جو نہایت پختہ و پائیدار اصل قیمت سے ہمیشہ رعایتی ہے

یعنی ہر قسم کی عزت اللہ اور اسکے رسول کے لئے ہے اور پھر ان تمام مومنون کو دی جاتی ہے جو سچے دل سے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتے ہین - اگر خدا کے مخلصون اور برگزیدون پر ہی ہر قسم کے دکھہ اور ذلت کی مار ہو تو پھر خدا تعالیٰ کی حکومت **متمیز حکومت** نہ ہو اور **نیکی** اور **اخلاق** کی ہدایتون کا سارا دفتر تقویم پارینہ اور بیکار محض ہو ورنہ اسکی کوئی ضرورت کسی زمانہ مین نہ سمجھی جاوے - اگر ساری دنیا مین تہذیب اخلاق اور تمدن اور سیاست کے اعلےٰ اصولون کی کوئی قدر کی جاسکتی ہے ؟ اور ضرور کی جاتی ہے اگر عزۃ کا کوئی مفہوم ہے ؟ اور ضرور ہے - اگر امن اور سلامتی کی زندگی کے کچھہ معنے ہین ؟ اور ضرور ہین تو پھر یقیناً سمجھو کہ خدا کی ہدایت اور کتاب سے بڑھ کر کوئی قانون اور نوشتہ ان اصولون اور آئینون کو پیش نہین کر سکتا - اور پھر یہہ ناممکن ہے کہ اسپر عمل کرنے والے دنیا مین ذلیل اور خوار ہون -

(باقی تیسرے نمبر مین)

دربار شام

۸-اگست ۱۹۰۵ء

فرمایا - آج مینے بارش کے لئے دعا کی تھی - دعا کے ساتھہ ہی دل مین یہ خیال گذرا کہ یہ حبس اور امساک باران اللہ تعالےٰ کے قضا و قدر کے موافق ہے - اور اس مین دخل دینا مناسب نہین اللہ تعالےٰ نے جو فرمایا ہے دنیا مین ایک نذیر آیا دنیا نے اسکو قبول نہ کیا پر خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا + ہر قسم کے مصائب شدائد اس کے زور آور حملون مین آتے ہین اور یہ سب ایک قسم کی پیشگوئیان ہین اور جو کچھہ ہو رہا ہے بہر حال ہمارے لئے مفید ہے کیا عجب کہ قحط کے رنگ مین ہی کوئی حملہ ظاہر ہونے والا ہو -

فرمایا - دنیا کی حالت اور رنگ دیکھا جاوے تو وہ بہت کچھہ بدلا ہوا ہے - مین دیکھتا ہون کہ ایسی حالت ہو گئی ہے کہ گویا حسن ظن کا موقع ہی نہین رہا کیونکہ اگر ہر پہلو سے بدظنی ہی ظاہر ہو تو انسان کہانتک اسپر حسن ظن کریگا - مین حیران ہوتا ہون جب دیکھتا ہون کہ دنیا مین سوائے دہریت - مکر و فریب کے اور کوئی بات نظر نہین آتی بالکل طبیعتین دنیا ہی پر مائل ہو گئی ہین بیشک کہ دین کا کام بھی اگر کوئی اپنے ہاتھہ مین لیتا ہے تو اس مین بھی ان باتون کا دخل ہے یا تو وہ محض دنیا کا لالچ ہے یا دنیا کی ملونی ہے -

ایسی حالت مین مینے سوچا کہ **اگر کوئی مرتا ہے تو پھر مرے** -

مین حیران ہوتا ہون کہ لوگ نو اور اور باتون کے لئے روتے ہین (یعنی دنیا کی فلان ترقی نہین ہوئی مسلمان فلان صیغہ مین کمزور ہین وغیرہ ایڈیٹر) مین کہتا ہون کہ اور باتون کو چھوڑو مجھے تو اس کا فکر ہو رہا ہے کہ **خدا کی ہستی ہی پر ان کو یقین نہین رہا** -

اس مقام پر حضرت حکیم الامتہ نے عرض کی کہ کل مینے اپنے درس مین ایک موقع پر اپنی جماعت کو خطاب کر کے کہا کہ **سنو!** تم نے اس سلسلہ مین داخل ہو کر کیا لیا ؟ دنیا تو تم پر لعنت بھیجتی ہی اگر خدا کے ساتھہ ہی تمہارا معاملہ صاف نہ ہو اور باہم **بغض کینہ** اور دشمنی رہی تو پھر خدا سے کیا لیا **حضرت اقدس** نے فرمایا خدا سے کیا لینا تھا کچھہ بھی نہین بالکل سچ ہے -

---

منشی احمد جان صاحب مرحوم و مغفور مشہور صوفی لودہانوی کے ذکر خیر مین حضرت حکیم الامتہ نے عرض کیا کہ انہون نے طب روحانی کے سلسلہ مین اور بھی دو تین جلدین لکھنے کا ارادہ کیا تھا لیکن حضور کے دعوے کو سنکر انہون نے اس طریق کو چھوڑ دیا اور اسے محض کہیں تماشا قرار دیا جس سے مجھے انکے ساتھہ بڑی محبت ہو گئی حضرت حجۃ اللہ نے فرمایا مجھے بھی انہون نے ایسا ہی خط لکھا تھا غرض آپکا ذکر خیر ہوتا رہا انکے اخلاص کے ذکر مین **توجہ اور سلب امراض** کے علم کا ذکر ہوا - اسپر **فرمایا**

اللہ تعالےٰ نے اسلام مین جو طریق شفا کا رکہا ہے وہ تو دعا ہی کا طریق ہے - اپنے نفس اور توجہہ پر بھروسہ کرنا یہہ بھی ایک قسم کا شرک ہے لیکن جب انسان خدا سے دعا کرتا ہے تو یہہ سب باتین فنا ہو جاتی ہین اور انسان پھر **اصل پناہ** کیطرف دوڑتا ہے - پس یاد رکھو کہ دعا ہی اصلیت ہے باقی جو کچھہ ہے وہ نرا خبط ہے -

دعا کی عجیب عجیب تاثیرین مینے تجربہ کی ہین ایک بار مین درد دانت سے سخت تکلیف مین تھا عمر دراز نام ایک گرد او ہمارے ہان آیا ہوا تھا مینے اس سے پوچھا کہ دانت کے درد کا علاج بھی آپکو معلوم ہے اس نے کہا علاج دندان اخراج دندان - مینے جب یہ بات سنی تو خیال کیا کہ دانت کا نکلوانا بھی ایک عذاب ہے - مین اسوقت ایک چٹائی پر بیٹھا ہوا تھا - اور اور درد کی بیقراری کیوجہ سے سر چارپائی کی پاٹی پر رکہا ہوا تھا - اسوقت مجھے ذراسی غنودگی ہوئی - اور الہام ہوا -

واذا مرضت فھو یشفی

اور اسکے ساتھہ ہی معًا درد جاتا رہا -

مین یقیناً جانتا ہون کہ دعا کے سلسلہ مین ہزارہا خزائن معارف کے مخفی ہین جو شخص دوسری طرف توجہ کریگا وہ ان خزائن سے محروم رہ جائیگا - کیونکہ جب انسان اس راہ کو جسپر سایہ دار درخت ہون اور پانی کا سامان ہو چھوڑ دے تو وہ ان تمام آرام کے سامانون سے محروم رہیگا یا نہین - کسی کے پہلو مین دو دل تو نہین ہو سکتے - ایک ہی طرف توجہ کریگا - فرق ضالہ نے اسی وجہ سے نقصان اٹھایا کہ حقیقی راہ کو انہون نے چھوڑ دیا شیعہ وغیرہ جو حسین حسین پکارتے رہتے ہین اسی سبب سے محروم رہے کہ انہون نے انسان کو بت بنالیا + اور انکے سینہ مین وہ نور عرفان کا نہ رہا -

{ اسکے بعد اپنے زمانہ طالب علمی اور شیعہ استاد کے بعض حالات بیان فرماتے رہے جس سے معلوم ہوا کہ یہ قوم کہانتک حقایق و معارف سے محروم رہ گئی ہے ایڈیٹر - }

میر محمد اسماعیل اسسٹنٹ سرجن دہلی

ناظرین الحکم الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت مین معلوم کر چکے ہین کہ میرے **مخدوم** زادہ جناب میر **محمد اسماعیل صاحب** خلف الرشید حضرت میر ناصر نواب صاحب میڈیکل کالج لاہور کے آخری امتحان اسسٹنٹ سرجن مین اعلےٰ درجہ مین **کامیاب** ہوئے ہین یعنے اپنے امتحان مین صوبہ بھر کے طلباء اور یو - پی - اور سنٹرل انڈیا وغیرہ مین **اول رہے** ہین - اب یہ خوشخبری سنکر انہین اور بھی مسرت ہوگی کہ **میر صاحب** ممدوح **دہلی** متعین ہو کر تشریف لے گئے ہین اور اسطرح مجھے پھر موقع ملا ہے کہ مین اس تقرر پر حضرت مسیح موعود اور آپ کے اہلبیت کے حضور **مبارکباد** عرض کردن -

دہلی کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ **میر محمد اسماعیل صاحب** ایسا با اخلاق اور دقیق الفہم ڈاکٹر وہان متعین ہوتا ہے اس سے پہلے احمدی سلسلہ کے ایک مشہور ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب وہان کے ریفارمیٹری سکول کے انچارج ہین - ڈاکٹر سید محمد اسماعیل صاحب کے تقرر نے دہلی احمدی جماعت مین ایک اور **معزز** رکن کا اضافہ کیا - (الھم ذد فزد)

دہلی اس لئے بھی خوش قسمت ہے کہ میر محمد اسماعیل صاحب دراصل دہلی ہی کے رتن ہین کیونکہ آپ خواجہ میر درد صاحب مرحوم اہل اللہ کے خاندان سے ہین + اگرچہ بظاہر یہ تقرر دہلی مین چندروزہ معلوم ہوتا ہے تاہم امید کی جاتی ہے کہ یہہ ہونہار نوجوان اپنے اخلاق اور ہمدردی نوع انسان کا پورا نمونہ دکھا کر **احمدیت** کا خارق عادت اثر **دہلی** پر ڈالیگا - کیا عجب کہ دہلی کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہی طریق مقدر کیا ہو - بہر حال ڈاکٹر صاحب کا یہ تقرر قوم کے لئے مسرت کا موجب ہے اور مین خادم قوم ہونے کی حیثیت سے میر صاحب کے واجب الاحترام والدین کو پھر **مبارکباد** عرض کرتا ہون -

میر محمد اسماعیل صاحب کے کامیاب ہونے کے متعلق جو پیشگوئی حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باعلام الٰہی کی تھی وہ پہلے درج ہو چکی ہے اور اب جبکہ وہ **اسسٹنٹ سرجن** مقرر ہوتے ہین اس پیشگوئی کی اور بھی عظمت ثابت ہوتی ہے - سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ڈاکٹری جماعت مین میر محمد اسماعیل صاحب کا اضافہ ہر طرح سے **قابل ناز** ہے والحمد للہ علےٰ ذالک -

مدرسہ اور کالج

مدرسہ اور کالج کے متعلق رسیدات کی اشاعت کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ہر مہینے کے آخری پرچہ مین رسیدات دی جایا کرین - اسلئے جن احباب نے مدرسہ اور کالج کے لئے چندہ روانہ کیا ہے وہ اس اگست کے الحکم مین اپنی رسیدات کو پڑھین گے - دیری کیلئے معاف کیا جاوے -

معذرت

الحکم کی رفتار کچھہ ایسی ہی واقع ہوئی ہے کہ ہر چند اسکی اشاعت کے توقف کے دور کرنے مین مین سعی کرتا ہون پھر پھر کوئی نہ کوئی وجہ آکر روک ڈالدیتی ہے - اگرچہ الحکم کے ناظرین بھی کچھہ تو عادی ہو گئے ہین اور کچھہ واقعی پریس کی مشکلات سے مطلع بھی ہین اور اسی وجہ سے مجھے مورد اعتراض نہین بناتے تاہم مین بجائے خود اس نقص کو ایک سخت نقص سمجھتا ہون - خسرہ کی بیماری کچھہ ایسی عام ہوئی ہے کہ بعض خوش قسمت بچے اس کے حملے سے اس مرتبہ بچے ہین میرے چارون بڑے بچے یکے بعد دیگرے اسمین مبتلا ہوئے الحمد للہ اسوقت تک ہر طرح آرام ہے اس وجہ سے مین کچھہ اور بھی مصروف رہا - اب تیسرا پریس جاری کر دیا گیا ہے اگر اللہ تعالےٰ کی مرضی ہو تو کیا عجب کہ یہ تعویق نکل

خبرون کا گلدستہ

ہندوستان اور یورپ کے مابین شرح ٹیلیگراف مین تخفیف کردی گئی ہے کناڈا اور ریاست ہائے متحدہ کے لئے عہ جزائر غرب الہند کے لئے عہ برٹش کا ٹمینا کے لئے عہ فی لفظ ہے یہہ شرح براہ طہران یا لوبز ہے اور براہ ٹرکی اس مین فی لفظ ۲ کی اور تخفیف ہے۔

وادی انڈس مین شقاق الارض واقع ہونے کیوجہ سے دریائے انڈس کی ایک بہت بڑی شاخ کا پانی رک گیا ہے جس سے خود انڈس چڑھ گیا ہے۔ دریائے کابل بھی لبالب چل رہا ہے۔

یہہ امر یقینی ہے کہ شعاع رونٹجن جس سے اندرون جسم کے حالات تمام دریافت ہو سکتے ہین اسکا انسٹیٹیوٹ ہندوستان مین بمقام ڈیرہ دون قایم ہوگا میڈیکل آفیسرون اور ماتحتون کو اس کے استعمال کی تعلیم دی جائے گی۔

استانہ علیا نے تمام مطابع کو استنبولی طرز کے سطلا قرآن مجید دن اور دلایل الخیراتون کے چہاپنے سے روکدیا گیا ہے جنکی تمام ملکوتین دور دور مانگ ہے انکے چہاپنے کی اجازت صرف دار السعادت کی یونیورسٹی کو دی گئی ہے تاکہ جتنا فائدہ اس تجارت سے ہوتا ہے یونیورسٹی کو ہی پہونچے۔

امرتسر سے جو ڈاک گاڑی رات کے ۸ بجے دہلی کو جاتی ہے اتفاق سے اس مین سہ شنبہ گذشتہ کو راستہ مین آگ لگ گئی تمام مسافرون کو انبالہ مین اتار دیا گیا اور آگ بجہائی گئی۔

امریکہ مین ایک موسمی پیغمبر کے پیرو چار سو پچاس فیٹ لمبی ۷۵ فیٹ چوڑی اور ۴۵ فیٹ اونچی کشتی نوح طیار کر رہے ہین انکے پیغمبر بنجمن نے پیشگوئی کی ہے کہ ۱۹۱۰ء مین ایک ایسا ہی طوفان آئے گا جیسا کہ نوح علیہ السلام کے وقت آیا تہا۔

امرتسر اور حصار مین قلت بارش سے غیر نہری فصلات مرجہانا شروع ہوگئین۔

مدراس مین ہیضہ کی سخت وبا پہیلی ہوئی ہے گذشتہ ہفتہ ۷۲ ۸۹ فی ہزار اوسط رہی بعض میونسپل حلقون مین فی ہزار دو سو آدمیون کا تلف ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان ۱۵ - ماہ حال سے چٹھیات پر محصول ڈاک مین تخفیف کردی گئی ہے اب ۱/۲ اونس وزن کی چٹھی ہندوستان سے آسٹریلیا کو ار کے ٹکٹ مین جاسکے گی۔

پچہلے ہفتہ کے زلزلہ سے منڈی مین ایک گہر گر پڑا پانچ آدمی دب مرے۔

علاقہ گجرات مین تباہی طوفان سے ۷۰ لاکہہ کا نقصان اندازہ ہوا۔

لکہا ہے کہ سپین کے مقام ہیرگوس مین ایک عورت ۱۴ - برس گذشتہ سے سوتی رہی ہے - چمچہ کے ذریعہ سے اسے غذا دیجاتی تہی - (عام ۸ - اگست)

کشمیر سے ایک مصنوعی جہیل کے خوفناک وجود کی خبر آئی ہے جسکو سنکر وہان کے لوگون کے دل دہل گئے ہین ریذیڈنٹ صاحب نے اسکی خبر دی ہے کہ دریائے شیاک جو کہ راہ سلسلہ کے شمال مغرب جانب بہتا ہے اس ندی کے بالائی حصے کے پاٹ مین ایک بڑا پربت آپڑا ہے اس سے ایک بڑی بہاری جہیل بن گئی ہے یہہ بہاری ٹیلہ پچہلے سال کی طغیانی کے زور سے پہسل کر دریائے مذکور کے پاٹ مین آپڑا تہا اور اب وہان بڑی بہاری جہیل نمودار ہوگئی ہے اگر یہ جہیل دفعتاً پہٹ گئی تو خوف ہے کہ تمام وادی انڈس دریا برد ہو جائیگی۔

ایک مولوی کی شرمناک کرتوت

سردار رگہبیر سنگہ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول لودہانہ کی عدالت مین ایک عمر رسیدہ مولوی اس جرم شرمناک کا مجرم پایا گیا کہ ایک دس سالہ بچے کے ساتہہ خلاف وضع فطری کا ارتکاب کیا اور اسکی پاداش مین دو سال قید سخت کی سزا پائی۔

فہرست مبایعین

نام بقید ولدیت و موضع و ضلع و تحصیل

والدہ اللہ دتا - موضع ناروال ضلع سیالکوٹ - اخیر جون
برادر اللہ دتا - " " " "
اللہ دتا کی چاچی " " " "
عمر دین ولد کرم بخش - جبرہ اول - امرتسر - حال وارد ملک افریقہ بمقام ممباسہ
نور بی بی زوجہ عمر الدین " " " "
غلام نبی ولد عمر دین " " "
محمد یوسف محمد چنگی موضع سامانہ "
منشی شیخ محمد بخش صاحب - چہاونی کامل پور صدر بازار اٹک -
سید علی اکبر شاہ سپاہی پلٹن ۱۲۰ چہاونی بنی - اصل متوطن موضع گجرات کہاریان طوالکخانہ خاص سنہ -
محمد سعید اصل متوطن شہر بنارس حال از پورینہ بنگالی ٹولہ -
اہلیہ حکیم غلام محی الدین صاحب رمنی چٹیالہ ڈاکخانہ رحیم یار خان
فتح علی ولد کرم الدین کجہ گران گجرات ٹانڈہ
ابراہیم ولد امام الدین کہاجو ضلع جالندہر تہانہ بنگہ
گوہر علی ولد ماہون لدہیانہ
محمد امیر - امرتسر دروازہ رام باغ کٹڑہ بگہیان
سلطان محمد موضع بنا جوہ ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور
سعادت علی قزلباش موضع سید والہ ضلع منٹگمری
اسد اللہ ڈار موضع ناروال ضلع سیالکوٹ
فضل دین قصاب " "
قادر بخش ولد الہی بخش موضع مانڈو ضلع لاہور تحصیل لاہور
امام الدین ولد فضل دین " " جولائی پہلا ہفتہ
کالو ولد کیمان " " "
علم الدین ولد چندا " " "
سلامی ولد کالو " " "
نانک ولد گلاب " " "
فیر الدین ولد عید " " "
نواب ولد ماہی "
اللہ الدین ولد نانک " " "
شادی ولد بہو " " "

ہفتہ اول جولائی

لبہا ولد بوٹا " " "
چراغ شاہ " " "
نبی بخش انگریز " " "
رانجہا " سبحان " " "
چراغ دین ولد کیمان " " "
اللہ رکہا " میران بخش " " "
اللہ دوکی بیوہ نبی بخش " " "
بہاگن بیوہ ولد الہی بخش " " "
زینب دختر غلام حسین " " "
غلام فاطمہ زوجہ غلام حسین " " "
مساۃ کیمون زوجہ جوایا " " "
کرم بی بی بیوۂ احمد الدین " " "
رحمت بی بی زوجہ کالو " " "
فضل بی بی زوجہ چراغ شاہ " " "
رحیم بی بی زوجہ عیدا " " "
عائشہ زوجہ قادر بخش " " "
سردار خان ولد چودہری فتح دین بناجوہ سیالکوٹ پسرور
زوجہ چودہری فتح دین " " "
سردار بی بی " " "
خوشی محمد " " "

کیا آپ چاہتے ہین کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے؟

یقیناً کوئی شخص نہین ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہ ہو کہ اس کا مال و اسباب محفوظ رہے؟
حفاظت مال و اسباب کے لئے آپ میرے کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائین۔
جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بہی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی مضبوطی اور خوبصورتی کیوجہ سے سرحد پر بہی جاتے ہین لکڑی کے صندوقون کے مقابلہ مین یہہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پہلکے اور بہر زیادہ مضبوط اور پائدار - نہ دیمک کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ سفر مین ہر طرح سے آسانی کے ساتہہ اسباب بند کرکے لیجا سکتے ہین - چونکہ یہ احمدی بہائی کا کارخانہ ہے اس لئے آپ اس مین کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائین گے جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجہہ لیا گیا ہے جو لوگ ٹرنکون کی تجارت کرتے ہین وہ اکہٹے منگوائین گے تو ان کے ساتہہ خاص رعایت بہی کیجائیگی مفصل فہرست درخواست کرکے کارخانہ سے منگوالو درخواست کرتے وقت قریب کے ریلوی سٹیشن کا پتہ ضرور لکہو - بلٹی بذریعہ قیمت طلب روانہ کیجاوے گی - تمام درخواستین بنام مستری محمد دین احمدی مالک کارخانہ یونیورسل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہئے -

ایک عظیم الشان کامیابی اور فیاضی کی

(زندہ مثال)

یعنی ایک ہزار روپیہ کی ہر ایک قسم کی کتابین بالکل مفت

وہ کسطرح

آپ آخیر اگست ۱۹۰۵ء تک اپنی اپنی درخواستین ہمارے دفتر مین بہیجدین ہم آپکو ایک روپیہ کی کتاب صرف ار کا ٹکٹ برائے محصول آنے پر مفت بہیجدین جس قسم کی کتاب کی ضرورت ہو اسکا نام خط مین تحریر کریں مگر شرط یہ ہے کہ قیمت اس کتاب کی ایک روپیہ سے زیادہ نہ ہو - آخیر جولائی ۱۹۰۵ء کے بعد کوئی درخواست قابل شنید نہ ہوگی سلسلہ روانگی کتب ۱۵ - اگست سے شروع ہوگا - طالب علمون کیلئے خصوصاً و دیگر کتابی شوقون کے لئے عموماً یہ ایک نادر موقعہ ہے -

درخواست ہو بنام

نذیر اینڈ کو کشمیری بازار لاہور

آخیر جولائی تک قیمت نصف

یہ گہڑی کلائی پر باندہی جاتی ہے اس کا ڈائیل سہولدار خالص چینی کا ہے - جیب مین بہی لگ سکتی ہے - دیکہنے مین ... کی معلوم ہوتی ہے ہزار ہا فروخت ہو چکی ہین بڑی پختہ و پائیدار ہین قیمت ہر قسم ... - (محصول معاف)

ملنے کا پتہ حمید ٹریڈنگ کمپنی کشمیری بازار لاہور

راسکوپ سسٹم واچ جو نہایت پختہ و پائیدار اصل قیمت رعایتی ہے